تاجدارِ ختمِ نبوّت صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف
سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ

نورِ ایمان، اسلامک آرگنائزیشن
کرلا ویسٹ، ممبئی

محمد [ﷺ] تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول اور سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ [سورۂ احزاب، آیت نمبر: ۴۰]

تاج دارِ ختمِ نبوت ﷺ

تالیف

سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ

﴿ناشر﴾

[نورِ ایمان اسلامک آرگنائزیشن، کرلا ویسٹ، ممبئی]

[جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں]

کتاب کا نام : **تاج دارِ ختم نبوت ﷺ**

مؤلف : **سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ**

صدر المدرسین : دار العلوم محبوبِ سبحانی، کرلا ممبئی

موبائل:9029249679

کمپوزنگ : بدستِ خود

سیٹنگ : حضرت مولانا نصر الدین صاحب سبحانی

نظرِ ثانی : حضرت علامہ مفتی محمد طاہر صاحب قادری مصباحی

استاذ و نائب مفتی دار العلوم محبوبِ سبحانی

سن طباعت: ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء

صفحات : ۱۰۹

قیمت : ۶۰

ملنے کا پتہ : **دار العلوم محبوبِ سبحانی، کرلا ویسٹ، ممبئی ۷۰**

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	عناوین	شمار نمبر
۶	شرفِ انتساب	1
۷	ختمِ نبوت کا علم	2
۹	عقیدۂ ختمِ نبوت	3
۱۰	اِس عقیدہ کی اہمیت وشان	4
//	فتنۂ قادیانیت	5
۱۱	ہماری ذمے داریاں	6
۱۲	مرزا قادیانی کا مختصر تعارف	7
//	ختمِ نبوت اور آیاتِ قرآنیہ	8
۱۳	پہلی آیت کریمہ مع وجہِ استدلال	9
۱۴	دوسری آیتِ مبارکہ مع وجہِ استدلال	10
۱۵	تیسری آیتِ عظیمہ مع وجہِ استدلال	11
۱۶	چوتھی آیتِ جلیلہ مع وجہِ استدلال	12
//	پانچویں آیت بینہ مع وجہِ استدلال	13
۱۷	چھٹی آیتِ مجیدہ مع وجہِ استدلال	14
۱۸	ساتویں آیتِ واضحہ مع وجہِ استدلال	15
۲۰	آٹھویں آیتِ شریفہ مع وجہِ استدلال	16

17	ختمِ نبوت اور احادیثِ نبویہ	۲۱
18	نبوت کا دعویٰ کرنے والے تیس دجال	〃
19	ایک شبہ کا ازالہ	〃
2o	اسمِ اقدس ’’عاقب‘‘ سے موسوم ہونے کی وجہ	۲۲
21	زبانِ رسالت کی گواہی	۲۳
22	’’لانبی بعدی‘‘ کا معنیٰ ومفہوم	〃
23	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ’’عمر‘‘ ہوتے	۲۵
24	حضور ﷺ کی چند خصوصیات	〃
25	نبوت کے دو جھوٹے دعوے داروں کی نشان دہی	۲۶
26	ختمِ نبوت کی انتہائی نفیس تمثیل	۲۷
27	ختمِ نبوت اور صحابۂ کرام کی سرفروشیاں	۲۹
28	مسیلمہ دجال کا تعارف	〃
29	مسیلمہ کذاب کا قتل	۳۳
30	اسود عنسی کا دعویٰ نبوت اور اُس کی ہلاکت	۳۷
31	حضرتِ فیروز دیلمی کا کارنامہ	۴۰
32	ایک ایمان افروز اقعہ	۴۲
33	ختمِ نبوت اور ارشاداتِ فقہا	۴۵
34	ختمِ نبوت اور امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ	۴۸
35	مرزا قادیانی کے جسمانی خدوخال	۵۹

36	حضور ﷺ کا حسنِ بے مثال	〃
37	مرزا قادیانی کی بدصورتی	۶۳
38	مرزا قادیانی کی رکارڈ توڑ بیماریاں	۶۵
39	قادیان کا کذابِ اعظم	۷۲
40	مرزا قادیانی کے سفید جھوٹ	۷۵
41	قادیانی خود اپنے فتووں کی زد میں	۸۲
42	مرزا قادیانی کی گستاخیاں	۸۴
43	اللہ عزوجل کی شانِ اقدس میں گستاخی	۸۵
44	رسولِ اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں	۸۸
45	حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں	۹۲
46	اولوالعزم پیغمبروں کی شان میں گستاخیاں	۱۰۰
47	مرزا قادیانی کی عبرت ناک موت	۱۰۳
48	قادیانیوں کو دعوتِ فکر	۱۰۶

شرفِ انتساب

افضل الخلق بعد الرسل، امام المتقین ، اصدق الصادقین ، یارِ غارِ نبی ،حضرت سیدنا ''**صدیق اکبر**'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نام

جنھوں نے جھوٹے مدعیِ نبوت دجالِ وقت ''**مسیلمہ کذاب**'' کے خلاف جہاد بالسیف فرمایا اور اُسے واصلِ جہنم کر کے ''**عقیدۂ ختمِ نبوت**'' کا تحفظ فرمایا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکسار : سید محمد اکرام الحق قادری مصباحی عفی عنہ

ختمِ نبوّت کا عَلَم

ہے بلندی پہ سدا ختمِ نبوت کا علَم
نہ جھکے گا نہ جھکا ختمِ نبوت کا علَم

زیر کر پائیں گے کیا اِس کو زمانے والے
رب نے ہے اونچا کیا ختمِ نبوت کا علَم

اِس لیے لے کے اِسے دین کے خادم نکلے
مصطفیٰ کی ہے رضا ختمِ نبوت کا علَم

ہوں گے سازش میں یہ مرزائی ہمیشہ ناکام
یوں ہی بانٹے گا ضیا ختمِ نبوت کا علم

دشمنِ دیں نے اِسے جب بھی جھکانا چاہا
اور بھی اونچا اُٹھا ختمِ نبوت کا علم

قادیانی کے مددگار رہیں گے رُسوا
دائمی عز و علا ختمِ نبوت کا علم

آؤ! ہم مل کے اٹھیں اور پکاریں لَبَّیْكَ
خم نہ ہونے دیں ذرا ختمِ نبوت کا علم

خلد جائے گا وہ اصحابِ نبی کے ہمراہ
جس نے بھی تھام لیا ختمِ نبوت کا علَم

اس کی رِفعت میں ہے پوشیدہ ہمارا اِقبال
اَوجِ مومن کا پتہ ختمِ نبوت کا علم

قادیانی کا نبی پیکرِ کذب و طغیان
پرچمِ صدق و صفا ختمِ نبوت کا علم

تف ہے لبرل پہ کہ وہ کفر کی تائید میں ہے
ہے لعینوں کو برا ختمِ نبوت کا علم

کور دیدہ کو جمال اس کا نظر کیا آئے
آنکھ والوں کی جلا ختمِ نبوت کا علَم

چشمِ باطل میں یہ کانٹوں کی طرح چبھتا ہے
راحتِ چشمِ وفا ختمِ نبوت کا علم

آؤ دیوانو! میرے سایے میں جنت لے لو
دے رہا ہے یہ صدا ختمِ نبوت کا علَم

مال و دولت کی چمک پھیکی ہے اس کے آگے
نورِ حق سے ہے سجا ختمِ نبوت کا علَم

مر کے بھی ہم سے نہ جائے گی محبت اس کی
ہے دل و جاں میں بسا ختمِ نبوت کا علَم

یہ عقیدہ تو ہے ایماں کا جزِ لا ینفک
ہے محبت کی بِنا ختمِ نبوت کا علم

مار دو ہم کو ؛ مگر پھر بھی نہ یہ چھوٹے گا
ہے رگِ دل سے بندھا ختمِ نبوت کا عَلَم

اس کے بدلے کوئی سمجھوتا نہیں ہو سکتا
دین و ایماں کی ضیا ختمِ نبوت کا عَلَم

یہ تو سرمایۂ بخشش ہے **فریدی** اپنا
دل سے ہوگا نہ جدا ختمِ نبوت کا عَلَم

از : تاج الشعرا مولانا سلمان صاحب فریدی
صدیقی مصباحی، مسقط عمان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ ، بَدِیۡعِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِیۡنَ، جَامِعِ الۡاَوَّلِیۡنَ وَالۡاٰخِرِیۡنَ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَآءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ ،خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ۔

اَمَّا بَعۡدُ

✪ ✪ ✪ ✪ ✪

عقیدۂ ختمِ نبوت:

دنیا کے تمام مسلمانوں کا ساڑھے چودہ سَو سال سے یہی عقیدہ ہے کہ حضور رحمتِ عالَم ، خاتَم النبیین ﷺ ہی اللہ ربُّ العزت کے آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کسی بھی زمانے میں، کسی بھی قوم کے لیے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ حضور ﷺ کے زمانے کے بعد جس نے بھی اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا یا جو بھی دعویٰ کرے وہ کذّاب ، دجّال، دھوکے باز، شیطان اور کافر و مرتد ہے۔

جو مسلمان اُس کے کافر و مرتد ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ جو اُس جھوٹے مُدَّعیِ نبوت کی تصدیق کرے گا کافر ہوگا ؛ بلکہ جو مسلمان اُس کے پاس جا کر "مُعْجِزَہ" طلب کرے گا وہ بھی دینِ اسلام سے خارج ہوگا۔ اِس عقیدے کو "عقیدۂ ختمِ نبوت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

یہ عقیدہ، حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مبارَک دور سے لے کر آج تک دنیا کے تمام مسلمانوں کا قطعی، اجماعی اور یقینی عقیدہ ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے

اِسے ماننا فرضِ عین ہے۔ اِسے صدقِ دل سے تسلیم کیے بغیر کوئی بھی شخص مومن نہیں ہوسکتا۔

اِس عقیدے کی اہمیت وشان:

اِس عقیدے کی اہمیت وشان کا اندازہ اِس حقیقت سے لگائیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے مدعیانِ نبوت ''مُسَیْلَمَہ کَذَّاب'' اور ''اَسْوَدْ عَنْسِیْ'' جیسے دجّالوں سے زبردست جہاد فرمایا اور اپنی جان ومال کو قربان کرکے ختمِ نبوت کا تحفظ فرمایا۔ بعد کے زمانوں میں، جب بھی کسی پاگل نے کسی جگہ اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا فوراً مجاہدینِ اسلام نے اُس کے خلاف ایکشن لیا اور اُسے کیفرِ کردار تک پہنچانے کی کامیاب کوشش کی۔ مفتیانِ کرام نے مدعیانِ نبوت کے خلاف کفر و ارتداد کے فتوے دیے اور بادشاہانِ اسلام نے اُن کذّابوں کے سر قلم کیے۔

چوں کہ ''ختمِ نبوت'' اسلام کا بنیادی اور اَساسی عقیدہ ہے، اِس پر دینِ متین اور قرآنِ عظیم کی بنیاد قائم ہے۔ اِس لیے توحید کے متوالوں اور رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشقوں نے **''نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے ختمِ نبوت پر شب خوں مارنے والے دجالوں''** کے ساتھ کسی قسم کی کوئی رعایت نہ برتی؛ بلکہ انھیں بیخ وبُن سے اُکھاڑ پھینک کر یہ ثابت کردیا کہ

جو جان مانگو تو جان دیں گے، جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے کبھی نہ ہوگا، نبی کا جاہ و جلال دیں گے

فتنۂ قادیانیت:

ماضی قریب میں **''مذہبِ اسلام''** کو جن خطرناک فتنوں کا سامنا کرنا پڑا اُن میں ''فتنۂ قادیانیت'' ایک بڑے فتنے کی شکل میں رونما ہوا۔ یہ خبیث شیطانی گروہ آج دنیا کے

تمام مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج بنا ہوا ہے ۔ یہ لوگ، یہودیوں کی پشت پناہی، اپنی چالاکی، مکّاری اور بے پناہ دولت وثروت کے بل بوتے مسلسل اپنی جڑیں مضبوط کرتے چلے جارہے ہیں۔

اِن کے مبلغین، پاکستان، امریکہ، برطانیہ، کناڈا اور دیگر ملکوں میں لاکھوں لوگوں کو کفر وارتداد کے دَلدَل میں ڈھکیل کر اب ہندوستان میں بڑی تیزی کے ساتھ اپنے پیر پسار رہے ہیں۔ کالج ویونیورسٹی کے طلبہ اور دیگر ناسمجھ مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کے مختلف بہانوں اور حیلوں کے ذریعہ کذّاب وشیطان **"مرزا غلام احمد قادیانی"** کی نبوت کا اقرار کروا رہے ہیں اور اپنی پیہم کاوشوں کے نتیجے میں نہ جانے کتنے مسلمانوں کو ایمان سے محروم کر چکے ہیں۔

ہماری ذمے داریاں:

اِس لیے ہماری مشترکہ ذمے داری ہے کہ اب خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اپنے اہل وعیال اور دوست واحباب کے ایمان کی فکر کریں۔ بالخصوص اپنے بچوں کی سخت نگرانی کریں۔ اُن سے ملنے والوں پر کڑی نظر رکھیں۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کی ضرورت واہمیت کو سمجھیں اور بچوں کو سمجھائیں۔ اپنے نونہالوں کو قادنیوں اور تمام بدمذہبوں سے دور رکھیں اور خود بھی اُن سے کسی قسم کا کوئی تعلق قائم نہ کریں؛ کیوں کہ شیطان کو وسوسے ڈالتے دیر نہیں لگتی۔ علماے اہلِ سنت کی صحبتِ بابرکت میں رہیں۔ اُن کی نگرانی میں، ختمِ نبوت پر دلالت کرنے والی آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ مبارکہ کا مطالعہ کریں اور اُن سے روشنیاں حاصل کریں۔ مرزا قادیانی کی خبیث وناپاک زندگی کو پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو سنا سنا کر اُن کے دلوں میں اُس کذّاب کی نفرت وعداوت کوٹ کوٹ کر بھریں۔

بعون اللہ تعالیٰ و نصرتہ عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت سے، نہایت آسان لب و لہجے میں، مضبوط دلائل کے ساتھ، اِس باطل و مردود فرقے کا رد پیش کیا جارہا ہے ۔سب سے پہلے اِس کے بانی **''مرزا غلام احمد قادیانی''** کا مختصر تعارف ذہن نشیں فرما لیں! پھر ان شاء اللہ تعالیٰ تفصیلی گفتگو ہوگی۔

مرزا قادیانی کا مختصر تعارف:

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۴۰ء میں پنجاب کے ایک گاؤں ''قادیان'' میں پیدا ہوا۔ ۴۰ سال کی عمر میں اُس نے یہ دعویٰ کیا کہ اُس پر اللہ کی جانب سے الہام ہوتا ہے۔ ۱۸۹۰ء تک خود کو ایک مبلغ کی حیثیت سے متعارف کراتا رہا۔ پھر اُس نے ''**مَسِیْحِ مَوْعُوْد**'' ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور تادمِ حیات اِسی دعوے پر قائم رہا اور اَسّی سال کی عمر میں نہایت ذِلت کے ساتھ مَر گیا۔

اُس کے ماننے والے دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ مرزا کو ''**مُجَدِّدْ**'' مانتا ہے جب کہ دوسرا گروہ اُسے ''**نَبِیْ**'' کہتا ہے۔ یہ لوگ خود کو **''احمدی مسلمان''** کہتے ہیں، جب کہ مسلمان انھیں **''مرزائی یا قادیانی''** کہتے ہیں۔ اِن کے نزدیک جو مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے؛ لہذا یہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔

ختمِ نبوت اور آیاتِ قرآنیہ:

چوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار قرآنِ مقدس کو اللہ کا کلام مانتے ہیں، اُس کے احکام کو تسلیم کرتے ہیں اور اُس کی تمام آیتوں پر ایمان رکھنے کا دعوی کرتے ہیں، اگرچہ اُن کی غلط تشریحات کرتے اور انھیں اپنی غرضِ فاسد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس

لیے اِن کے رد میں پہلے قرآنِ مقدس کی چند آیتیں پیش کی جا رہی ہیں، جن سے جہاں ایک طرف یہ واضح ہوتا ہے کہ حضور آقائے دو جہاں ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آ سکتا، وہیں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خود پروردگارِ عالَم نے سب سے پہلے **"جھوٹے مدعیانِ نبوت"** کا رد فرما کر عقیدۂ ختمِ نبوت کا تحفظ فرمایا ہے۔

اگر آج خادمانِ رسول، مرزا جیسے کذابوں کا رد کر کے ختمِ نبوت پر پہرا دے رہے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اسلافِ کرام، صحابۂ عظام؛ بلکہ حضور اکرم الرسل ﷺ؛ بلکہ خود اللہ رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی ختمِ نبوت کو ایسے صاف اور واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے، جن میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ذیل میں چند آیاتِ کریمہ مختصر تفسیر کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں!

[۱] مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔[سورۂ احزاب، آیت نمبر: ۴۰]

ترجمۂ کنز الایمان: محمد [ﷺ] تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

آسان ترجمہ: محمد [ﷺ] تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ کو سب کچھ معلوم ہے۔

وجہِ استدلال:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کو **"خاتم النبیین"** کے وصف سے متصف فرمایا ہے۔ اِس کا معنیٰ ہے **"نبوت کا سلسلہ ختم کرنے والا نبی، تمام نبیوں کے آخر میں آنے والا نبی، سلسلۂ نبوت پر مہر لگانے والا نبی، وہ نبی جس کا زمانۂ نبوت**

تمام نبیوں کے زمانے کے بعد ہے"۔

حضور ﷺ نے "**خاتم النبیین**" کا یہی معنیٰ بیان فرمایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے زمانۂ مسعود سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کے نزدیک اِس کا یہی معنیٰ و مفہوم ہے؛ لہٰذا "خَاتَمُ النَّبِيّٖن" کا قطعی، یقینی اور اجماعی معنیٰ یہی ہے کہ

"**ہمارے آقا ﷺ اللہ کے آخری پیغمبر ہیں، حضور ﷺ کے زمانے کے بعد قیامت تک کوئی بھی نبی نہیں آسکتا۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی، نہ ظلی نہ فرعی، نہ عکسی نہ بُروزی**"

حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز قرار دینا، اِس آیتِ کریمہ کا صاف انکار ہے؛ لہٰذا یہ کفر ہے۔

[۲] وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ [سورۂ سبا، آیت نمبر: ۲۸]

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے، خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا، لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

آسان ترجمہ: اور ہم نے آپ کو قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کے لیے، جنت کی خوش خبری دینے والا اور دوزخ کے عذاب سے ڈرانے والا رسول بنا کر بھیجا؛ اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وجہِ استدلال:

اس آیتِ مبارکہ کا بالکل واضح اور صاف مفہوم یہی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ قیامت تک تمام انسانوں کے رسول ہیں، انھیں جنت کی خوش خبری اور دوزخ کا ڈر سنانے والے ہیں۔ اگر ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہو تو حضور ﷺ کی رسالت قیامت

تک کے تمام انسانوں کو عام نہ ہوگی؛ بلکہ لازم آئے گا کہ حضور ﷺ بعض انسانوں کے رسول ہوں اور بعض کے نہ ہوں۔ اِس سے اِس آیتِ کریمہ کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا۔ قرآنِ مقدس کی کسی آیت کا جھوٹا ہونا محال ہے اور جو محال کو مستلزم ہو وہ خود محال ہوتا ہے؛ لہذا حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا محال ہے۔

[۳] **وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ**۔ [سورۂ انبیا، آیت نمبر: ۱۰۷]

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

آسان ترجمہ: اور اے محبوب! ہم نے آپ کو سارے عالَم کے لیے سراپا رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔

✪ وجہِ استدلال:

اِس آیتِ کریمہ کا معنیٰ و مفہوم عام ہے، یعنی یہ کہ حضور رحمتِ عالَم ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ قیامت تک آنے والا ہر فرد، حضور ﷺ کی رحمت کا محتاج ہے۔ اب اگر حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہو تو وہ نبی اپنی امت کے لیے رحمت ہوگا۔ حضور ﷺ اُس کے بعد والوں کے لیے رحمت نہ ہوں گے۔ حالاں کہ قرآنِ مقدس صاف لفظوں میں اعلان فرما رہا ہے کہ **"سرکارِ ابدقرار محمدِ عربی ﷺ سب کے لیے رحمت ہیں"**۔ اِس عقیدے سے مذکورہ آیتِ قرآنیہ کی مخالفت لازم آرہی ہے۔ لہذا حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

[۴] **وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا**۔ [سورۂ نساء، آیت نمبر: ۱۱۵]

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اسے اس کے حال پر چھوڑیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

آسان ترجمہ: اور جو شخص اپنے لیے ہدایت کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد ،[میرے] اِس رسول کی مخالفت کرے گا اور تمام مومنوں کے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے گا، ہم اُسے اُدھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور وہ کس قدر بُرا ٹھکانا ہے۔

وجہِ استدلال:

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ رب العزت نے یہ اعلان فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کے متفق علیہ راستے کو چھوڑ کر کوئی نیا راستہ اختیار کرے گا اور اُن کے اجماعی عقیدے کو چھوڑ کر کوئی نیا عقیدہ گڑھے گا وہ جہنمی ہے۔ اور "**حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا**" مسلمانوں کا "**اِجماعی موقف**" اور اُن کا "**متفق علیہ عقیدہ**" ہے۔ اِس عقیدے سے اِنحراف کرنے والے دوزخی ہیں۔ اِس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے اور اُن کی تصدیق کرنے والے، دونوں جہنمی اور بارگاہِ اِلٰہی سے مردود ہیں۔

[۵] اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ [سورۂ مائدہ، آیت نمبر: ۳]

ترجمۂ کنز الایمان: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

آسان ترجمہ: آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی

نعمت کامل کردی اور تمھارے لیے دینِ اسلام کو منتخب کرلیا۔

✪ وجہِ استدلال:

اللہ ربُّ العزت نے اِس آیتِ کریمہ کے ذریعے مسلمانوں کو دینِ اسلام کے منتَخَب شدہ، پسندیدہ اور کامل ہونے کی خوش خبری سنائی ہے۔ اِس سے ثابت ہوا کہ مذہبِ اسلام مکمل ہو چکا ہے، اس میں کسی بھی زاویے سے کوئی کمی باقی نہیں رہ گئی۔ دینِ اسلام کے کامل ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ **"حضور رحمتِ عالم ﷺ اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں"**۔ آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا اُسی وقت ممکن ہوتا جب کہ دینِ اسلام میں کوئی کمی رہ جاتی، جسے دور کرنے کے لیے کسی نئے نبی کی حاجت پیش آتی۔ مگر چوں کہ دینِ اسلام ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا ہے، اِس لیے قیامت تک کسی نبی کی کوئی حاجت باقی نہ رہی؛ لہٰذا حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

بالفاظِ دیگر: چوں کہ **"مذہبِ اسلام کا نامکمل ہونا محال ہے، اِس لیے حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا بھی محال"** ہے۔

[۶] قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَاۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ۔ [سورۂ اعراف، آیت نمبر:۱۵۸]

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ! اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں، کہ آسمان و زمین کی بادشاہی اسی کو ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جلائے اور مارے۔

آسان ترجمہ: اے محبوبِ مکرَّم! آپ فرما دیجیے! اے [قیامت تک آنے والے تمام] لوگو! میں تم سب کی جانب اس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں جو تمام آسمانوں اور زمینوں کا بادشاہ ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو جلاتا اور مارتا ہے۔

وجہِ استدلال:

اِس آیتِ قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی ﷺ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے رسول ہیں۔حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو جائز ماننا اِس آیتِ کریمہ کے خلاف ہے؛ کیوں کہ وہ آنے والا نبی اپنے بعد والوں کے لیے نبی ہوگا۔حضور ﷺ اُن کے لیے نبی نہیں ہوں گے، حالاں کہ قرآنِ مجید نے صاف طور پر یہ اعلان کیا ہے کہ حضور ﷺ تمام لوگوں کے رسول ہیں۔لہذا ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد قیامت تک کسی نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

[۷] وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَآ آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۔قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ إِصْرِيْ ۔ قَالُوْآ أَقْرَرْنَا ۔قَالَ فَاشْهَدُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشَّاهِدِيْنَ ۔[سورۂ آلِ عمران،آیت نمبر:۸۱]

ترجمۂ کنز الایمان :اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا، جو مَیں تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول کہ تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے،توتم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔فرمایا : کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی : ہم نے اقرار کیا۔فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور مَیں آپ تمھارے ساتھ گواہوں میں ہو۔

آسان ترجمہ :اور اے محبوب! اُس وقت کو یاد کرو! جب اللہ نے [عالَمِ ارواح میں] تمام نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا کہ جب میں تمھیں [دنیا میں بھیج کر] کتاب وحکمت سے نواز دوں ، پھر تمھارے پاس وہ رسول آجائے جو تمھاری کتابوں اور تمھارے صحیفوں کی

تصدیق کرنے والا ہو تو تم لوگ ضرور بالضرور اُس رسول پر ایمان لانا اور ہر حال میں اُس کی نصرت وحمایت کرنا۔ اللہ نے فرمایا : کیا تم سب نے اقرار کیا اور میرے اِس بھاری عہد کو قبول کیا؟ تمام نبیوں نے کہا : ہاں! ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے کہا: پس تم سب گواہ ہو جاؤ! اور تمھارے ساتھ میں بھی گواہ ہوں۔

وجہِ استدلال:

اِس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں مفسرینِ کرام فرماتے ہیں:

"جس رسول پر ایمان لانے اور جس کی نصرت وحمایت کرنے کا پختہ عہد تمام نبیوں کی روحوں سے لیا گیا تھا وہ حضور رحمتِ عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے"۔

اِس پر تمام امت کا اجماع ہے ۔حضور رحمتِ عالم ﷺ کے بارے میں تمام نبیوں سے وعدہ لیا جانا اِس بات کا متقاضی ہے کہ حضور ﷺ ہی اللہ کے آخری رسول ہوں اور سرکارِ دوعالم ﷺ کے بعد کوئی اور رسول نہ آئے ؛ کیوں کہ اگر آپ کے زمانے کے بعد کسی رسول کی آمد کو ممکن قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ وہ بعد میں آنے والا رسول ہی وہ رسول ہو جس پر ایمان لانے اور جس کی نصرت وحمایت کرنے کا عہد عالَمِ ارواح میں اللہ رب العزت نے تمام نبیوں سے لیا تھا۔

یہ بھی لازم آئے گا کہ خود حضور ﷺ سے بھی اُس بعد میں آنے والے نبی پر ایمان لانے اور اُس کی نصرت وحمایت کرنے کا عہد لیا گیا ہو۔ اور اِس کا محال ہونا اِتنا واضح ہے کہ گدھے بھی اس کے ناممکن ہونے کا انکار نہیں کر سکتے۔

[۸] وَمَا لَكُمْ اَنْ لَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ اُولٰٓئِكَ

اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔[سورۃ حدید، آیت نمبر:۱۰]

ترجمۂ کنز الایمان: اور تمھیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو، حالاں کہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں برابر نہیں وہ جنھوں نے فتحِ مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبے میں اُن سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔

آسان ترجمہ :اور تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، حالاں کہ آسمانوں اور زمینوں کی وراثت اللہ ہی کے لیے ہے۔ اے میرے محبوب کے غلامو! تم میں سے جنھوں نے فتحِ مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا وہ دوسروں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ مرتبے کے لحاظ سے اُن لوگوں سے بہت عظیم ہیں، جنھوں نے فتحِ مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔ اور اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اللہ کو تمھارے تمام کاموں کی خبر ہے۔

وجہِ استدلال :

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ ربُّ العزت نے اولاً صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقسیم کی کہ فتحِ مکہ سے پہلے صدقات وخیرات کرنے والے اور جہاد کرنے والے اُن صحابہ سے افضل واعلیٰ ہیں، جنھوں نے فتحِ مکہ کے بعد راہِ خدا میں خرچ کیا اور جہاد میں حصہ لیا، ثانیاً سب کو جنت کا مژدۂ جاں فزا سنایا۔

اِس سے ثابت ہوا کہ ''**قیامت تک کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہوسکتا جو حضور ﷺ کے صحابہ سے افضل واعلیٰ ہو**''۔ چوں کہ نبی بہر حال غیرِ نبی سے افضل ہوتا ہے۔ اب اگر حضور

ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ "**وہ حضور ﷺ کے صحابہ سے بھی افضل ہو**" اور یہ قرآنِ حکیم کی اِس آیتِ کریمہ کے خلاف ہے۔ لہٰذا ثابت ہوگیا کہ حضور ﷺ کے بعد صحیح قیامت کوئی نبی نہیں آسکتا۔ مرزا قادیانی کذاب کو نبی ماننے والے اِن تمام آیتوں کے منکر ہیں؛ لہٰذا اپنے جھوٹے نبی کے ساتھ خود بھی کافر و مرتد ہیں۔

ختمِ نبوت اور احادیثِ کریمہ:

[۱] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

✪ **لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ۔**

ترجمہ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہوجائیں، اُن میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ [الصحیح للامام البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، رقم الحدیث:۳۶۰۹]

بخاری شریف کی اِس روایت سے معلوم ہوا کہ قیامت قائم ہوتے ہوتے تیس ایسے شخص پیدا ہوں گے جو خود کے نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے، حالاں کہ وہ سب کے سب جھوٹے، مکار، شعبدہ باز اور دجال ہوں گے۔

ایک شبہ اور اُس کا جواب:

ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں سوال اٹھے کہ اب تک ۳۰ سے زیادہ مدعیانِ نبوت ظاہر ہو چکے ہیں، ابھی مزید ظاہر ہوں گے۔ اس سے حضور ﷺ کے قول کا کِذب لازم آرہا ہے۔ اِس شبہ کا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اُن تیس دجالوں کا ذکر فرمایا ہے جن کے

پیروکار کثرت کے ساتھ ہوں گے۔ اور اگر صرف دعویٰ کرنے والوں کو شمار کیا جائے، خواہ اُن کے ماننے والے ہوں یا نہ ہوں تو اُن کی تعداد اِس سے زیادہ ہوگی؛ لہٰذا حدیثِ رسولِ اکرم پر کوئی اعتراض نہیں۔

[۲] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ معظم، نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

✪ اِنَّ لِیْ أَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی۔ یَمْحُوْ اللهُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ اَحَدٌ۔

ترجمہ: بے شک میرے کئی نام ہیں۔ میں "محمد" ہوں۔ میں "احمد" ہوں۔ میں "ماحی" ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں "حاشر" ہوں۔ لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا اور میں وہ "عاقب" ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ [الصحیح للامام مسلم، کتاب الفضائل، بابٌ فی اسماءہ ﷺ، رقم الحدیث: ۶۲۵۲]

اِس حدیثِ پاک میں آقائے کریم ﷺ نے اپنے پانچ اسمائے گرامی شمار فرمائے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنا ایک نام "**عاقب**" بھی بتایا، پھر اِس نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ "**میرے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا**"۔ ثابت ہوا کہ آقائے دوعالم ﷺ پر نبوت و رسالت کے سلسلے کو ختم کر دیا گیا ہے۔

[۳] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ عالَم ﷺ نے انھیں درودِ پاک کے یہ الفاظ سکھائے:

✪ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ،

وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

ترجمہ: الٰہی! اپنا درود و رحمت اور اپنی برکتیں رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام، سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرما، جو تیرے بندے، تیرے رسول، امام الخیر، قائد الخیر اور رسولِ رحمت ہیں۔ اے اللہ! اپنے حبیب ﷺ کو اُس مقامِ محمود پر فائز فرما جس پر تمام اولین و آخرین رشک کریں گے۔ [السنن للامام ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فی التشہد، رقم الحدیث: ۹۵۹]

اِس درودِ پاک میں حضور رحمتِ عالم ﷺ نے خود کو "خاتم النبیین" فرمایا۔ اور خاتم النبیین کا قطعی، اجماعی، یقینی معنیٰ یہی ہے کہ سرورِ انبیا ﷺ اللہ عزوجل کے آخری رسول ہیں۔ حضور ﷺ کا زمانۂ نبوت تمام نبیوں کے زمانے کے بعد ہے؛ "**لہٰذا ظلی، عکسی، بُروزی، تشریعی یا غیر تشریعی کسی قسم کا کوئی بھی نبی اب قیامت تک نہیں آسکتا**"۔

[۴] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

✪ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ۔ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

ترجمہ: حضور سرورِ کائنات ﷺ نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ نہیں لیا؛ بلکہ [عورتوں اور بچوں کی نگرانی کے لیے، مدینۂ منورہ میں] گھر پر چھوڑ دیا۔ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں

میں چھوڑ دیا ہے!

حضور ﷺ نے فرمایا :

کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمھارا وہی مقام و مرتبہ ہو جو موسیٰ کلیم اللہ کے نزدیک اُن کے بھائی ہارون کا تھا۔مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ [الصحیح للامام مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رقم الحدیث: ۶۳۷۱]

اِس حدیثِ پاک میں حضور رحمتِ عالم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے، اُنھیں پیغمبر حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام سے تشبیہ دی اور کہا : کیا تم راضی نہیں کہ میرے نزدیک تمھارا وہی مقام ہو جو حضرت موسیٰ کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا ۔مگر چوں کہ حضرت ہارون علیہ السلام ''نبی'' تھے، اِس لیے پیدا ہونے والے وسوسے کو دور کرنے کے لیے یہ ارشاد فرمایا : مگر یہ کہ

''میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا''۔

اِس روایت سے ثابت ہوا کہ ہمارے آقا سرکارِ دو جہاں ﷺ اللہ عز وجل کے آخری پیغمبر ہیں۔

[۵] ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا نے ارشاد فرمایا:

✪ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الأُمَمِ قَبْلَكُمْ، مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ۔

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ :تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ۔

ترجمہ: تم سے پہلے پچھلی اُمتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہیں۔ ابن وہب نے کہا : ’’محدَّث‘‘ اس شخص کو کہتے ہیں جس پر اللہ کی جانب سے الہام کیا جاتا ہو۔ [الصحیح للامام مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ۔ باب من فضائل عمر رضی اللہ تعالی عنہ، رقم الحدیث ۶۳۵۷ :]

اِس روایت سے پتہ چلا کہ اگر سلسلۂ نبوت کو بند نہ کیا گیا ہوتا تو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی بن کر مبعوث ہوتے۔ اپنے نورِ نظر حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بھی نبی کریم ﷺ نے یہی فرمایا تھا۔ ثابت ہوا کہ آقائے دو جہاں ﷺ کے بعد قیامت تک کسی نبی کا آنا ممکن نہیں۔

[۶] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیدِ عالَم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

✪ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ، أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ونُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَّمَسْجِدًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ۔

ترجمہ: مجھے تمام انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔

[۱] مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا۔

[۲] رُعب ودبدبے کے ذریعے میری مدد کی گئی۔

[۳] میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا۔

[۴] تمام روے زمین کو میرے لیے پاک قرار دیا گیا اور ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

دی گئی۔

[۵] مجھے تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔

[۶] اور مجھ پر نبیوں کی آمد کا سلسلہ بند کیا گیا۔[الصحیح للامام مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد و موضع الصلاۃ،؛رقم الحدیث: ۱۱۹۵]

اِس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ ربُّ العزت نے جن خوبیوں کی بنیاد پر اپنے محبوب ﷺ کو تمام نبیوں اور رسولوں پر فوقیت دی، اُن میں ایک خوبی حضور ﷺ کا "خاتم النبیین" ہونا بھی ہے۔اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز مانا جائے تو دیگر تمام نبیوں پر حضور ﷺ کی فوقیت و برتری کیسے ثابت ہوگی؟؛لہذا گروہِ قادیانیت کا موقف مسلم شریف کی اِس روایت کے بھی خلاف ہے۔

[۷] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ . أُتِيْتُ خَزَآئِنَ الأَرْضِ فَوَضَعَ فِيْ يَدَيَّ أُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِيْ .فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا. فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا .فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا. صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور [خواب میں آنے والے فرشتے نے] میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے۔ وہ دونوں مجھے بہت بھاری لگے اور اُنھوں نے مجھے فکر مند کر دیا۔ پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اُڑا دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں [نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے] دو کذابوں کے درمیان ہوں۔

ایک[اسودعنسی] صاحبِ صنعا ہے اور دوسرا[مُسَیلَمہ کذاب] صاحبِ یمامہ ہے۔
[الصحیح للامام مسلم، کتاب الروٴیا، رقم الحدیث: ٦٠٧٥]

اِس حدیثِ پاک میں حضور ﷺ نے **"اپنی حیاتِ ظاہری ہی میں نبوت کے دو جھوٹے دعوے داروں کی نشان دہی فرمائی"**۔ اُن کے نام تک بتائے۔ اور یہ بھی اشارہ کیا کہ دونوں کا سلسلہ دراز نہ ہوگا؛ بلکہ دونوں قتل کیے جائیں گے۔

[٨] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ:

هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ۔ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ۔

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاے کرام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنا کر اُس کو خوب سجایا اور حسین وجمیل بنایا ہو؛ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہو۔ تو لوگ جوق درجوق آنے لگے اور تعجب کرتے ہوئے یہ کہنے لگے : یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی؟[اگر یہ اینٹ لگادی جاتی تو یہ گھر مکمل ہو کر حسن وجمال کا ایک شاہ کار ہوتا] آپ ﷺ نے فرمایا : وہ اینٹ میں ہی ہوں اور میں انبیاے کرام کا خاتم ہوں۔[الصحیح للامام البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین ﷺ ، رقم الحدیث: ٣٥٣٥]

[٩] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

✪ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ .وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

ترجمہ: بنی اسرائیل کا نظامِ حکومت انبیاے کرام چلایا کرتے تھے۔ جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا۔ اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [الصحیح للامام البخاری باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث: ۳۴۵۰]

[۱۰] حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ایک طویل خطبہ ارشاد فرمایا، اُس میں آقاے دو جہاں ﷺ نے اعلان فرمایا:

✪ أَنَا اٰخِرُ الْأَنْبِیَاءِ، وَأَنْتُمْ اٰخِرُ الْأُمَمِ۔

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔ [السنن للامام ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنہ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج، رقم الحدیث: ۴۲۱۵]

آخر کی یہ تینوں احادیثِ مبارکہ بھی بالکل صاف اور واضح لفظوں میں اعلان کر رہی ہیں کہ

”اللہ کے محبوب، داناے غیوب، منزہ عن العیوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہی آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہر شخص کذاب و دجال ہے، خواہ کسی بھی زمانے میں ہوا یا ہو۔ وہ عربی ہو یا عجمی، گورا ہو یا کالا، مسلم ہو یا غیر مسلم، حلقہ وسیع ہو یا تنگ۔ کسے باشد۔ قیامت تک کسی بھی زمانے میں کسی بھی قوم کے لیے، کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا“

جو ایسا عقیدہ نہ رکھے، وہ سب کچھ ہوسکتا ہے؛ لیکن **”ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا“**۔ یہی فیصلہ قرآنِ حکیم کا ہے۔ یہی ارشاد احادیثِ کریمہ کا ہے اور اِسی پر تمام مسلمانوں

کا اجماع ہے۔

ختمِ نبوت اور صحابۂ کرام کی جاں نثاریاں:

جیسا کہ مذکور ہوا کہ "**عقیدۂ ختمِ نبوت**" پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا اجماع تھا۔ اِسی لیے ان نفوسِ قدسیہ نے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کذابوں اور دجالوں کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی۔ منکرینِ زکوۃ [زکوۃ دینے سے انکار کرنے والوں] کے خلاف جہاد کرنے اور حضرت اُسامہ بن زید کے لشکر کو بھیجنے کے سلسلے میں تو بعض صحابۂ کرام نے شروع میں اختلاف کیا بھی؛ لیکن "**مسیلمہ کذاب**" اور دیگر مدعیانِ نبوت کے خلاف باتفاق رائے تمام صحابۂ کرام نے نہ صرف یہ کہ "**جہاد کا فتویٰ**" دیا؛ بلکہ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے راہِ خدا میں "**اپنے قیمتی سروں**" کا نذرانہ بھی پیش کیا۔

مسیلمہ کذاب کا تعارف:

نبوت کے جھوٹے دعوے داروں میں "**مسیلمہ کذاب ملعون**" ایک نہایت بدبودار، حیوان نما، پست قد، شعبدہ باز، جادوگر شخص تھا۔ اِس نے حضور خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ ظاہری ہی میں "**نبوت**" کا دعویٰ کیا تھا۔ اِس نے حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر اپنے مطالبات پیش کیے تھے، جنھیں سرورِ کون ومکاں ﷺ نے سختی کے ساتھ رد کر دیا تھا۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں:

✪ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ

مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ. فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ :

لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدَّى أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي. ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ.

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ. فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ.۔[الصحیح للامام مسلم، کتاب الرؤیا، باب رؤیا النبی ﷺ ،رقم الحدیث: ۶۰۷۳۔ ۶۰۷۴]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے عہدِ مبارک میں مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد [فداہ ابی وامی، ﷺ] اپنے بعد مجھے اپنا خلیفہ بنا دیں تو میں اُن کی پیروی کرلوں گا۔ وہ اپنی قوم کے بہت سارے لوگوں کے ساتھ آیا تھا۔ نبی کریم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گیے۔

حضور ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شمّاس بھی تھے۔ اور نبی ﷺ کے مقدس ہاتھ میں شاخ کا ایک ٹکڑا بھی تھا۔ آپ آ کر مسیلمہ کذاب اور اُس کے ساتھیوں کے پاس ٹھہر گیے۔ آپ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں نہیں دوں گا اور میں تیرے متعلق اللہ رب العزت کے حکم سے ہرگز تجاوز نہیں کروں گا۔ اور اگر تو نے میری اطاعت سے منہ موڑا تو اللہ تعالیٰ تجھے قتل کر دے گا اور میں تجھے وہی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے اور یہاں یہ "ثابت بن قیس" موجود ہیں جو میری جانب سے تجھے جواب دیں گے۔ پھر آپ واپس تشریف لے گیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے حضور ﷺ سے اِس قول کا مطلب معلوم کیا کہ **"میں تجھے وہی گمان کرتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے"** تب مجھے حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"میں سو رہا تھا، میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے، مجھے وہ برے معلوم ہوئے، خواب ہی میں مجھ پر وحی کی گئی کہ میں اُن کو پھونک مار کر اڑا دوں۔ تو میں نے پھونک مار کر اُنھیں اُڑا دیا"

میں نے اِس کی یہ تعبیر لی کہ "میرے بعد نبوت کے دو جھوٹے دعوے داروں کا ظہور ہوگا۔ ایک اُن میں سے صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے اور دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے"۔

یونس بن بکیر، ابن اسحاق سے بیان کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ ﷺ کو یہ خط لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے، اللہ کے

رسول محمد کی طرف ۔ اما بعد! مجھے آپ کے ساتھ شریکِ امر [نبوت و رسالت اور حکومت میں شریک] کیا گیا ہے؛ لہٰذا نصف حکومت قریش کے لیے ہے اور نصف حکومت میرے لیے ۔لیکن قریش ایسی قوم ہے جو انصاف نہیں کرتی ۔

اُس کے دو قاصد، حضور ﷺ کے پاس یہ خط لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے یہ جواب دیا:

اللہ کے رسول محمد [ﷺ] کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف ۔

ہدایت کی پیروی کرنے والے پر سلامتی ہو! اما بعد : زمین کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام متقین کے لیے ہے ۔

حضور ﷺ نے اُس کے ایلچیوں سے پوچھا :

تم دونوں وہی بات کہتے ہو جو وہ کہتا ہے [یعنی تم لوگ اُسے نبی مانتے ہو؟]

انھوں نے جواب دیا ۔ جی ہاں! ہم اُسے نبی مانتے ہیں ۔

حضور ﷺ نے فرمایا :

بخدا قاصدوں کو قتل نہ کرنے کا اسلامی اصول نہ ہوتا تو میں تمھیں قتل کر دیتا ۔

[البدایہ والنہایہ، ج:۵ ص: ۸۳]

اِن روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اُس کذاب نے آقاے دوعالم ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ ہی میں اپنی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور اپنی ملمع سازیوں، جادوئی کرشموں، شعبدہ بازیوں اور طرح طرح کی مکاریوں کے ذریعہ اپنے اطراف ونواحی کے بہت سے لوگوں کو اپنا ہم نوا بنا لیا تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد اُس کی تحریک نے زور پکڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے تقریباً چالیس ہزار افراد اُس پر تن من دھن کی بازی لگانے کے لیے تیار ہو گیے ۔

جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کو جن فتنوں [چیلنجز] کا سامنا پڑا اُن میں **''مسیلمہ کذاب''** کا فتنہ سب سے خطرناک و ہلاکت خیز تھا؛ مگر یارِ غارِ نبی سرکارِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کے فضل و کرم، حضور ﷺ کی نظرِ عنایت اور اپنی بے نظیر قوتِ ایمانی کے ذریعہ مختصر سی مدت میں تمام فتنوں کا سدِّ باب فرما کر اسلام کے پرچم کو صبحِ قیامت تک کے لیے بلند فرما دیا۔

مسیلمہ کذاب کا قتل:

کتبِ تاریخ و سِیر میں **''مسیلمہ کذاب ملعون کے قتل کی''**، جو تفصیلات مذکور ہیں ،ذَیل میں آسان لب و لہجے میں، عوام الناس کے لیے اُن کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔ حافظ **ابو الفداء** عمادالدین ابن کثیر دمشقی **''البدایہ والنہایہ''** میں فرماتے ہیں :

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، حضرت خالد بن ولید کو **''یمامہ''** میں بنوحنیفہ سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔ آپ کے ساتھ انصار و مہاجرین کی بڑی تعداد تھی [جن کی تعداد تقریباً ۱۳ رہزار تھی]۔ حضرت صدیقِ اکبر نے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے؛ حضرتِ عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو **''بنوحنیفہ''** سے مقابلہ کرنے کے لیے بھیجا تھا؛ مگر وہ اُن سے مقابلہ نہ کر سکے؛ کیوں کہ اُن کے پاس تقریباً چالیس ہزار جاں باز تھے۔

حضرتِ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن مرتدوں کے پاس سے گزرتے انھیں سزا دیتے ہوئے آگے بڑھتے۔ جب مسیلمہ کذاب نے حضرت خالد بن ولید کی آمد کے سلسلے میں سنا تو اُس نے **''یمامہ''** کی جانب **''عقرب''** نامی جگہ پر پڑاؤ ڈالا اور وہاں کے باشندوں کو

برانگیختہ کیا۔ اہلِ یمامہ نے اُس کے لیے فوج اکٹھا کردی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے، آپ نے مقدمہ میں حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میمنہ میں حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میسرہ میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رکھا۔ رات کے وقت آپ کا ہراول دستہ ساٹھ سواروں کے پاس سے گذرا، اُن کا امیر مجاعہ بن مرارہ تھا۔ یہ شخص **"بنو تمیم"** اور **"بنو عامر"** سے اپنا بدلہ لینے گیا تھا اور اپنی قوم کی طرف جا رہا تھا؛ لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدمۃ الجیش نے اِنھیں پکڑ لیا۔ سب کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا گیا، انھوں نے معافی مانگی؛ مگر آپ نے اُن کی تصدیق نہ کی اور **"مجاعہ بن مرارہ"** کے سوا سب کو قتل کر دیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجاعہ بن مرارہ کے پیروں میں زنجیریں ڈال کر اُسے اپنے خیمے میں رکھا اور اپنی اہلیہ محترمہ سے کہا : **"اِس کے ساتھ بھلائی کرنا !"** جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو **"مسیلمہ کذاب"** نے اپنی قوم سے کہا:

"آج غیرت کا دن ہے، اگر آج تم نے مسلمانوں کو شکست دے دی تو قیدی عورتوں سے تمھاری شادیاں ہوں گی اور وہ پیاری لونڈیاں بنے بغیر تم سے نکاح کریں گی، ورنہ وہ تمھاری عورتوں کو لونڈی بنا لیں گے؛ لہذا تم اپنے شرف کی حفاظت کرو اور بہادری کے ساتھ جنگ کر کے اپنی عورتوں کو اُن سے بچاؤ!

حضرتِ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی شہ سواروں کے ساتھ آگے بڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ یمامہ کے ایک ٹیلے پر اترے۔ مہاجرین کا جھنڈا **"حضرتِ ابو حذیفہ"** اور انصار کا جھنڈا **"حضرت ثابت بن قیس"** رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا۔ اور مجاعہ

بن مرارہ پا بجولاں، حضرت خالد بن ولید کی زوجۂ محترمہ حضرت ام تمیم کے خیمے میں مقید تھا۔ اب جنگ کا آغاز ہوا۔ مسلمان اور کفار آپس میں بھڑ گیے۔

مسیلمہ کذاب کی فوج نے شروع میں ایسا زوردار حملہ کیا کہ مسلمانوں کے پیر اُکھڑ گئے اور وہ افراتفری کا شکار ہو گئے؛ حتیٰ کہ مسیلمہ کذاب کے چند فوجی، حضرتِ خالد بن ولید کے خیمے میں داخل ہو گئے اور آپ کی زوجۂ محترمہ، حضرت اُمّ تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قتل کرنا چاہا؛ مگر مجاعہ بن مرارہ نے یہ کہہ کر اُن کی جان بچائی کہ یہ شریف خاتون ہے، اِس نے میرے ساتھ بڑا اچھا سلوک کیا ہے۔

اِسی ہمہ ہمی میں بہت سے صحابہ شہید ہو گئے، یہاں تک کہ انصاریوں کے علم بردار ''**حضرت ثابت بن قیس**'' اور مہاجرین کے علم بردار ''**حضرت ابوحذیفہ**'' رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی جامِ شہادت نوش فرمایا اور ''**ختمِ نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا**''۔ [کسی کا سر تن سے جدا ہوا، کسی کا پیٹ چاک کیا گیا، کسی کا سینہ چیرا گیا، کسی کا ہاتھ کٹ گیا، کسی کی ٹانگ کاٹ دی گئی اور کسی کے جسم کے چیتھڑے اڑائے گئے] **انا للہ و انا الیہ رٰجعون۔**

سیف اللہ المسلول حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو جمع کر کے دوبارہ ایسا طاقت ور حملہ کیا کہ کافروں کے قدم اکھڑ گئے۔ حضرتِ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے پہاڑوں کے پاس جا کر، اُس کا انتظار کرنے لگے کہ وہ آئے اور آپ اُسے قتل کریں۔ اور جب وہ خبیث نہ آیا تو حضرتِ خالد رضی اللہ عنہ، صفوں کے مابین کھڑے ہو کر ''**مبارَزَت**'' طلب کرنے لگے اور کہنے لگے :

''ہے کوئی جو مجھ سے مقابلہ کرے! میں ابن الولید ہوں، میں عامر اور زید کا بیٹا ہوں''

پھر آپ نے مسلمانوں کے نشانِ امتیاز ''یَا مُحَمَّدَاہٗ'' کے ذریعے حضورِ اقدس ﷺ کو پکارا۔ آپ شیر ببر کی طرح دشمنوں پر حملہ کرتے، جو بھی آپ کے سامنے آتا، اُسے چیر پھاڑ دیتے، جو بھی آپ سے مقابلہ کرتا، آپ اسے فنا کے گھاٹ اتار دیتے۔ مسلمانوں نے بھی اپنے جاں باز لیڈر کے ساتھ جس استقلال و جواں مردی کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ کیا، تاریخِ انسانی میں اُس کی مثال نظر نہیں آتی۔ مسلمانوں کے پے بہ پے حملوں کی تاب نہ لا کر'' **مسیلمہ کذاب کی فوج بھاگنے پر مجبور ہوئی**'' اسلامی شہ سواروں نے اُن کا تعاقب کیا اور ہزاروں کی تعداد میں انھیں واصلِ جہنم کیا۔

مسیلمہ کذاب حواس باختہ ہو کر، اپنی مابقی فوج کے ساتھ، ایک اونچی دیواروں والے باغیچے میں پناہ گزیں ہوا۔ مسلمانوں نے اُس کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت براء بن مالک نے اندر جانے کی خواہش ظاہر کی۔ مسلمانوں نے انھیں لاٹھیوں اور نیزوں کے ذریعہ بلند کر کے اندر پہونچا دیا۔ آپ مرتدوں سے جنگ کرتے کرتے، دروازے تک پہنچ گئے اور باغ کا دروازہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔

مسلمان دروازوں اور دیواروں کے ذریعہ باغ میں داخل ہو گئے اور اُس کے اندر موجود مرتدوں کو قتل کرتے کرتے'' **مسیلمہ کذاب ملعون**'' تک پہونچ گئے جو کہ اپنے ماننے والوں کی درگت دیکھ کر غصے سے بے عقل ہو چکا تھا۔

اُس وقت، عمِّ رسول، حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والے، حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے نشانہ سادھ کر ایسا نیزہ مارا کہ'' **اُس ملعون کے جسم کے آر پار ہو گیا**'' اور حضرت ابو دجانہ شماک بن حرشہ رضی اللہ عنہ نے بڑی سرعت کے ساتھ، اُس کے قریب جا کر تلوار ماری اور ہمیشہ کے لیے اُس کا کام تمام کر دیا۔ [ملخصاً وموضحاً من

البدایہ والنہایہ، مترجم، ج:٦، ص: از ۴۲۹ تا ۴۳۳]

اِس جنگ میں اکیس ہزار مرتدین مارے گئے، جب کہ تقریباً بارہ سَو مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا، جن میں سات سَو حافظِ قرآن اور تقریباً دو سَو بدری صحابہ تھے ۔ نہ ہی مسلمانوں کو اب تک اِس سے زیادہ خون ریز معرکہ پیش آیا تھا اور نہ ہی اُن کا اِس سے زیادہ جانی نقصان ہوا تھا۔ بہر حال **"صحابہ کرام کی جاں نثاریوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ یہ فتنہ ہمیشہ کے لیے نیست و نابود ہو گیا"**۔

اسود عنسی کا تعارف، اُس کا دعویٔ نبوت اور ہلاکت:

اُس کا نام **"عیہلہ بن کعب بن عوف"** تھا۔ نہایت بدصورت ہونے کے سبب **"اسود"** کے نام سے مشہور تھا۔ شعبدہ باز اور جادوئی کرشموں کا ماہر تھا، جن کے سبب اُس کا حلقہ وسیع ہوا اور بہت سے لوگ اُس کے دامِ فریب میں پھنس کر ہلاک ہوئے۔ اُس کے پاس ایک تربیت یافتہ گدھا تھا، جو اُس کے اشارے پر ناچتا، اُٹھتا، بیٹھتا اور سجدے کیا کرتا تھا۔ اِسی لیے اُس کی کنیت "**ذو الحمار**" [یعنی گدھے والا] تھی۔

اِس نے حضور ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے بالکل آخری دَور میں **"یمن میں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا"** اور مختصر سی مدت میں صنعا؛ بلکہ پورے یمن پر قبضہ کرلیا۔ نجران کا علاقہ بھی اُس کے زیرِ اثر آ گیا اور طائف، حضر موت اور بحرین کے علاقے بھی اس کی تبلیغی سرگرمیوں سے متاثر ہوئے۔ اُس نے مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ پیغمبرِ اسلام حضور رحمتِ عالَم ﷺ کو اطلاع ملی تو انھوں نے یمن کے مسلمانوں کو اُس کذاب و دجّال سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔ مسلمانوں نے میدان میں مقابلہ کرنے کے بجائے، حکمتِ

عملی کے ذریعہ

''اُس کے گھر میں گھُس کر اُس کا کام تمام کر دیا''۔

اُس کے قتل میں کئی لوگ شامل تھے ؛ مگر مرکزی کردار ایک فارسی صحابی ابو عبد الرحمٰن فیروز الدیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ ''**البدایہ والنہایہ**'' میں اُس کے خروج اور قتل کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے علامہ ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں:

اس کا نام ''**عیہلہ بن کعب بن عوف**'' ہے اور اُس کے شہر کو ''**کہف حنان**'' کہا جاتا ہے۔ اُس نے سات سو جاں بازوں کے ساتھ خروج کیا اور حضور ﷺ کے غلاموں کو لکھا:

اے سرکشو! تم ہمارا علاقہ اور ہماری دولت واپس کر دو! ہم اس کے تم سے زیادہ حق دار ہیں۔

پھر وہ سوار ہو کر ''**نجران**'' کی طرف گیا اور صرف دس دنوں میں اُس پر قبضہ کر لیا ۔ پھر اُس نے یمن کی راج دھانی ''**صنعا**'' کا ارادہ کیا اور پچیس راتوں میں اُس پر قبضہ کر لیا ۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل کر، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور دونوں حضرات ''**حضر موت**'' چلے گئے اور عمر بن حرام، خالد بن سعید کے ساتھ ''**مدینہ منورہ**'' روانہ ہوئے ۔ اِس طرح سے ''**اسود عنسی نے پورے یمن پر قبضہ کر لیا**''۔

جب رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کو اسود عنسی کی اطلاع ملی تو اُنھوں نے ''**وبر بن یحنس**''، نامی شخص کے ہاتھ، ایک خط بھیجا، جس میں حضور ﷺ نے مسلمانوں کو اسود کے ساتھ جنگ کرنے اور اُس پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمے داری نبھاتے ہوئے ، تمام مسلمانوں کو اُس خط سے آگاہ فرمایا۔ قیس بن عبد یغوث ،

فیروز دیلمی، دازویہ اور دوسرے مسلمان **"اسود عنسی کے قتل پر متفق ہو گئے"**۔ ایک دن قیس بن عبدیغوث، اسود کی بیوی کے پاس جا کر اُس سے بولے:

اے میری بہن! اِس شخص [اسود] نے تیری قوم پر جو مصیبت ڈالی ہے تو اُس سے بخوبی واقف ہے، اِس نے تیرے [پہلے] شوہر کو قتل کیا، تیری قوم کا قتلِ عام کیا اور تیری قوم کی عورتوں کو رُسوا کیا۔ کیا تو اِس کے خلاف میری مدد کرے گی؟

اُس نے کہا: کس معاملے میں مدد کرنی ہے؟

قیس نے کہا: اِس کو یہاں سے نکالنے میں۔

اُس نے کہا: یا پھر اِس [اسود عنسی] کو قتل کرنے میں؟

قیس نے کہا: ہاں! **"اِسے قتل کرنے میں مجھے تمھارا تعاون چاہیے"** !

اسود کی بیوی نے کہا:

"اللہ عزوجل نے اب تک کوئی ایسا شخص پیدا نہیں کیا جو مجھے اسود عنسی سے زیادہ نا پسندیدہ ہو۔ یہ نہ اللہ کی خاطر کسی حق پر ٹھہرتا ہے اور نہ اُس کی کسی حرمت سے رُکتا ہے۔ جب تم اُس کے قتل کا ارداہ کر لینا تو مجھے بتا دینا، میں تمھاری پوری مدد کروں گی"۔

قیس باہر نکلے تو فیروز اور دازویہ سے ملاقات ہوگئی اور یہ حضرات باہم مشورہ کرنے لگے۔ اچانک کذّاب اسود عنسی اُن کے پاس آ گیا۔ اُس نے سو اونٹ اور سو گائے جمع کیے تھے۔ سب کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا، پھر حضرتِ فیروز دیلمی سے کہا:

اے فیروز! تیرے بارے میں مجھے جو خبر ملی ہے، کیا وہ درست ہے؟ میں نے **"تجھے قتل کر کے اِن جانوروں کے ساتھ ملانے"** کا ارداہ کیا ہے۔

فیروز نے [اُسے بے وقوف بناتے ہوئے] جواب دیا:

''آپ نے ہمیں اپنی قرابت کے لیے پسند کیا ہے اور ہمیں بیٹوں پر برتری دی ہے۔ اگر آپ نبی نہ ہوتے تو ہم اپنے حصے کو آپ کے پاس کسی چیز کے بدلے فروخت نہ کرتے۔ پس یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ آپ کے ساتھ ہماری دنیا اور آخرت کا معاملہ اکٹھا ہو چکا ہے۔ میرے تعلق سے جو باتیں آپ تک پہنچتی ہیں، اُنھیں ہم سے مت بیان کیا کریں۔ جو آپ پسند کرتے ہیں، میں بھی وہی پسند کرتا ہوں''۔

فیروز دیلمی کی باتیں سن کر، اسود راضی ہو گیا اور انھیں گوشت تقسیم کرنے پر مامور کر دیا۔ پھر فیروز دیلمی، اسود عنسی کی بیوی کے پاس گئے۔ اُس نے بتایا کہ

''اِس گھر کے سوا اِس حویلی کے ہر گھر کو محافظوں نے گھیر رکھا ہے۔ جب شام ہو جائے تو محافظوں کے بغیر، اِس گھر میں گُھس آنا! اسود عنسی کے قتل میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنے گی۔ میں گھر میں چراغ اور ہتھیار رکھ دوں گی''۔

جب رات ہوئی تو فیروز دیلمی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسود کے گھر میں داخل ہو گئے۔ اسود ایک ریشمی بستر پر لیٹ کر مدہوشی کے عالم میں خراٹے لے رہا تھا اور **''اُس کا سر اُس کے جسم میں گھسا ہوا تھا''**۔ حضرتِ فیروز دیلمی آگے بڑھے اور **''اونٹ کے مانند اسود عنسی کو پیچھے سے نہایت مضبوطی کے ساتھ پکڑا اور بڑی سرعت کے ساتھ اُس کی گردن مروڑ دی اور اس کی پشت پر اپنے دونوں گھٹنے رکھ کر اُسے ہمیشہ کے لیے سُلا دیا''۔**

قتل کے وقت وہ بیل کی طرح بلند آواز سے ڈکارا۔ آواز سن کر محافظ کمرے کی طرف تیزی کے ساتھ آئے اور بولے: یہ آواز کیسی ہے؟ بیوی نے کہا: خاموش ہو جاؤ! تمھارے نبی کی طرف ''وحی'' کی جارہی ہے، یہ اُسی کی آواز ہے۔

صبح ہوئی تو **''حضرتِ قیس، حضرتِ دازویہ اور حضرتِ فیروز دیلمی''** رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اجمعین نے قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کے نشانِ امتیاز "یَا مُحَمَّدَاہ" کا نعرہ لگایا۔ آواز سن کر مسلمان اور کفار قلعے کے آس پاس جمع ہو گئے۔ حضرتِ قیس نے والہانہ انداز میں اذان دی اور اعلان کیا:

"اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَّ اَسْوَدَ الْعَنْسِی کَذَّابٌ"

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اسود عنسی کذّاب [جھوٹا اور مکار] ہے

پھر اُس خبیث کا سر نیچے پھینک دیا گیا، جسے دیکھ کر، اُس پر ایمان لانے والے مرتدّوں کو اُس کی ہلاکت کا یقین ہو گیا، خوف و دہشت کے سبب وہ بھاگ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے غلاموں کو غلبہ حاصل ہوا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالی میں تفصیلات لکھ کر روانہ کیں۔ اللہ ربُّ العزت نے اُسی شب اپنے محبوب دانائے غیوب ﷺ کو "جھوٹے مدعیِ نبوت اسود عنسی کے قتل سے باخبر کر دیا" اور حضور ﷺ نے مسلمانوں کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

ایک ایسے شخص نے "اسود" کو قتل کیا ہے جو خود بھی بابرکت ہے اور اُس کا گھرانہ بھی بابرکت ہے۔

پوچھا گیا: حضور! وہ خوش نصیب کون ہے؟

ارشاد فرمایا: **"اُس کا نام فیروز دیلمی ہے"**۔ [ملخصاً وموضحاً من البدایۃ والنھایۃ، ج:۶، ص: از ۴۰۹ تا ۴۱۳]

ایک ایمان افروز واقعہ:

یمن میں "**اسود عنسی**" کے زمانۂ اقتدار کے وقت ایک بڑا ہی ایمان افروز واقعہ رونما ہوا۔ یہ دل چسپ قصہ یقیناً قارئینِ کرام کے ایمان کو جلا بخشے گا اور اُن کے دلوں میں مسرت و شادمانی کے چراغ روشن کرے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسود عنسی کذاب نے اپنے خروج کے زمانے میں ایک عاشقِ رسول "**حضرت ابو مسلم عبد اللہ بن ثوب خولانی**" رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کرلیا : دوسرے دن دربار میں اُن دونوں کے مابین یوں مکالمہ ہوا:

اسود عنسی : کیا تم گواہی دیتے ہو کہ [حضرت سیدنا] محمد [ﷺ] اللہ کے رسول ہیں؟

حضرتِ ابو مسلم: بے شک ، میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

اسود عنسی: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ مَیں بھی اللہ کا رسول ہوں؟

حضرتِ ابو مسلم: میں نے تمھاری بات نہیں سنی۔

اسود عنسی نے کئی بار یہی سوال کیا؛ مگر اُس عاشقِ رسول نے ہر بار یہی جواب دیا۔ وہ ملعون و کذاب جب حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کے سلسلے میں سوال کرتا تو حضرتِ ابو مسلم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی نبوت و رسالت کا اقرار کرتے اور جب اپنی جھوٹی رسالت کے بارے میں پوچھتا تو آپ کہتے کہ میں نے تیری بات سنی نہیں۔

اُس مدعیِ نبوت نے تلملا کر ، بڑی زبردست آگ جلوائی ۔ اور نہایت غیض و غضب کے عالَم میں حضرت ابو مسلم سے کہا:

''مجھے نبی مانو! ورنہ تمھیں آگ کے حوالے کر دیا جائے''!

ایسی مشکل گھڑی میں بھی اُس عاشقِ صادق نے اُس کذاب کی نبوت کا انکار کیا۔اسود نے اپنے کارِندوں کو حکم دیا کہ اِسے آگ میں جَلا کر راکھ کر دیا جائے! اُنھوں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت ابومسلم کو اُٹھا کر آگ کے حوالے کر دیا؛ مگر حضور رحمتِ عالَم ﷺ کے جدّ کریم حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے صدقے میں اللہ رب العزت نے **''اُس آگ کو اپنے بندۂ مخلص حضرت ابومسلم پر گلزار بنا دیا اور آگ نے اُن کا ایک بال بھی بیکا نہ کیا''**۔

اُس عقل کے اندھے نے جب دیکھا کہ اُس کی جلائی ہوئی شعلہ بار آگ محمدِ عربی کے ادنیٰ غلام کا کچھ بگاڑ نہ سکی تو اُس نے حضرت ابومسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن سے نکل جانے کا حکم دیا؛ کیوں کہ اُسے خوف ہوا کہ یمن میں اِس کی موجودگی کہیں اُس کی حکومت کی تباہی کا باعث نہ بن جائے۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ **''اسود عنسی کذاب نے ایک مسلمان کو آگ کے حوالے کیا؛ مگر آگ اُسے نقصان نہ پہنچا سکی''**۔ ہر طرف اُن کی قوتِ ایمانی کے چرچے ہونے لگے، حتیٰ کہ جلیل القدر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دلوں میں بھی اُن کے دیدار کا اشتیاق پیدا ہوا۔

حضرت ابومسلم یمن سے نکل کر مدینۃ الرسول ﷺ کی جانب چل پڑے اور حضور ﷺ کے وصالِ جاں کاہ کے بعد، حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں مدینۂ منورہ پہنچے۔ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنھیں **''مسجدِ نبوی''** میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو رُک کر انتظار کرنے لگے۔ نماز سے فارغ ہوئے تو فاروقِ اعظم بولے:

"آپ مسافر ہیں، کہاں سے تشریف لائے ہیں"؟

آپ نے کہا:

"یمن سے آیا ہوں"۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا:

کیا تمھیں ہمارے نبی ﷺ کے اُس سچے غلام کے بارے میں کچھ معلوم ہے ، جسے اسود عنسی نے جلانے کا ارداہ کیا تھا؛ مگر **"آگ اُسے جلا نہ سکی"؟**

حضرت ابو مسلم نے کہا:

اُس غلامِ نبی کا نام **"عبد اللہ بن ثوب"** ہے اور وہ میں ہی ہوں۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سکتے میں آگئے اور فرمایا :

میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، سچ بتاؤ! کیا **"تم ہی وہ شخص ہو"؟**

اُنھوں نے کہا:

جی ہاں میں ہی وہ [خوش نصیب] شخص ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرطِ عقیدت میں اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور اُنھیں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئے اور کہا:

"اللہ کا بے پناہ شکر ہے کہ، اُس نے ہمیں ایسے شخص سے ملاقات کا شرف بخشا جس کے ساتھ اُس نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا معاملہ فرمایا ہے"۔

[صفۃ الصفوۃ، ج: ۴، ص: ۲۰۸]

شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے ایسے ہی ایمان والوں کے بارے میں کہا ہے :

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

ختمِ نبوت اور ارشاداتِ فقہا:

ہر زمانے کے علما و فقہاے اہلِ سنت نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے **"عقیدۂ ختمِ نبوت"** پر پہرا دیا ہے۔ حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی تمام فقہا نے بالاتفاق ایسے تمام لوگوں کو کافر و مرتد قرار دیا ہے، جنھوں نے حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا یا کسی مدعیِ نبوت کی تصدیق کی۔

ماضی قریب کے مایۂ ناز محقق، مفسر اور شارح حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب سعیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر **"تبیان القرآن"**، جلدِ نہم [نویں جلد] میں، ایسے متعدد فقہاے کرام کی عبارتیں جمع فرمائی ہیں، جنھوں نے ختمِ نبوت کے منکر [انکار کرنے والے] کو کافر قرار دیا ہے۔ عوام کے استفادے کے لیے حضرت سعیدی صاحب علیہ الرحمہ کی ذکر کردہ فقہی عبارتوں کے ترجموں کو آسان لب و لہجے میں پیش کیا جا رہا ہے۔

- اِمام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ہمیں امت کے اجماع اور کئی قرینوں سے یہ معلوم ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قول **"لا نبی بعدی"** سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور **"خاتم النبیین"** سے مراد مطلقاً تمام انبیا ہیں۔ غرض ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے کہ اِن لفظوں میں کسی قسم کی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں ہے اور جو شخص اِس حدیث میں تاویل یا تخصیص کرے وہ اجماع کا منکر ہے۔ [الاقتصاد فی الاعتقاد، ص: ۱۶۳۔ بحوالہ تبیان القرآن، ج: ۹، ص: ۴۷۱]

- حضرتِ قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں:

اِسی طرح ہم اُس شخص کو کافر قرار دیتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی مانے [الی قولہ] اِسی طرح ہم اُس شخص کو [بھی] کافر کہتے ہیں جو یہ دعویٰ کرے کہ اُس کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ یہ سب لوگ کافر ہیں اور نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں؛ کیوں کہ ہمارے نبی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ

”آپ ﷺ ہی آخری نبی ہیں“

اور آپ کے بعد صبحِ قیامت تک کوئی نبی نہیں مبعوث ہوگا اور آپ ﷺ نے اللہ عزوجل کی جانب سے یہ خبر دی ہے کہ آپ ”خاتم النبیین“ ہیں اور آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ اِس کلام میں کسی تاویل یا تخصیص کی کوئی گنجائش نہیں، اور **”ان لوگوں کا کفر یقینی، اجماعی اور سماعی ہے“**۔ [الشفا، ج:۲، ص:۲۳۷۔۲۳۸]

✪ حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی رحمہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:

عبد الملک بن مروان الحارث نے **”نبوت کا دعویٰ کرنے والے ایک شخص کو قتل کر دیا اور اُس کو سولی پر لٹکا دیا“**۔ اِسی طرح متعدد خلفا و بادشاہوں نے نبوت کے دعوے داروں کو قتل کیا اور اُس زمانے کے علمائے کرام نے اُن کے اِس اِقدام [فیصلے] کو درست قرار دیا۔ [الشفا، ج:۲، ص:۲۴۵]

✪ علامہ خفاجی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کی شرح میں فرمایا:

کیوں کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والوں نے حضور ﷺ کے اِس ارشاد کو جھٹلایا کہ **”آپ ہی خاتم الرسل ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا“**۔ [نسیم

الریاض، ج:۶،ص: ۳۹۴]

✪ حضرتِ علامہ مولا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اُن مدعیانِ نبوت کو "**کافرو مرتدّ ہوجانے کی وجہ سے**" قتل کیا گیا۔[شرح الشفا، ج:۲،ص:۵۳۴]

✪ علامہ ابو الحیان محمد بن یوسف اندلسی متوفی ۷۵۴ھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں :

جس کا یہ مذہب ہے کہ نبوت کسبی ہے [یعنی ریاضات ومجاہدات سے حاصل کی جاسکتی ہے]اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ یا یہ عقیدہ ہے کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، وہ "**زِندیق**"[بے دین] ہے۔ اُس کو "**قتل کرنا**" واجب وضروری ہے۔ کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اُنھیں لوگوں[غلامانِ مصطفیٰ] نے قتل کردیا۔

اور ہمارے زمانے میں مالقہ [اندلس کا شہر] کے ایک فقیر نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو اُس کو اندلس کے بادشاہ "سلطان ابن الاحمر" نے "**قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا**"۔ [تا کہ نشانِ عبرت بن جائے][البحر المحیط، ج۸: ص۴۸۵:]

✪ علامہ محمد الشربینی الشافعی حمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

جو شخص ہمارے نبی ﷺ کے بعد نبوت کے کسی دعوے دار کی تصدیق کرے وہ "**کافرومرتد**" ہے۔[مغنی المحتاج، ج:۴،ص:۱۳۵]

✪ علامہ موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں :

"**جس شخص نے نبوت کا دعوی کیا یا جس شخص نے نبوت کے کسی دعوے دار کی تصدیق کی وہ مرتد ہو گیا**"؛ کیوں کہ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اُس کی قوم نے اُس کی تصدیق کی تو وہ سب اُس کی تصدیق کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گئے تھے۔ اِسی

طرح طلیحہ الاسدی اور اُس کی نبوت کو ماننے والے سب کے سب مرتد ہو گئے ۔

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تیس کذاب نہ نکلیں۔ اور اُن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے ۔[المغنی ، ج:۹،ص: ۳۳-بحوالہ تبیان القرآن، ج:۹]

لہذا آقاے دوعالم ﷺ کے بعد اپنی نبوت کا دعویٰ کرنے والے یا مدعیانِ نبوت کی تصدیق کرنے والے **"کسی بھی رعایت کے حق دار نہیں ہیں"**۔ خواہ وہ مرزائی ہوں یا بہائی یا کوئی اور۔ یہ سب کافر و مرتد واجب القتل والاہانہ ہیں۔

ختمِ نبوت اور امام احمد رضا:

برصغیر ہندو پاک کا ہر سنی ؛ بلکہ تقریباً پورا عالَمِ اہلِ سنت جانتا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودھویں صدی ہجری کے ایک عظیم مجدد، معروف عالمِ دین ، بے مثال محقق ، بے نظیر فقیہ، یکتاے روزگار محدث اور اپنے وقت کے مرجعِ عوام و خواص مفتیِ اعظم تھے۔

آپ کی عظمت وشان اور شہرت ومقبولیت کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے پاس بلادِ عرب وعجم سے بسا اوقات ایک ہی وقت میں پانچ پانچ سو سوالات آجاتے تھے ، ؛لیکن آپ کے ماتھے پر نہ شکن آتی ، نہ آپ کسی قسم کی گھبراہٹ کا اظہار فرماتے؛ بلکہ علی الفور تمام سوالات کے نہایت شاندار اور محققانہ جوابات ارشاد فرماتے ۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف علوم وفنون کے اِحیاء اور فرقِ باطلہ کے ردّ

و اِبطال میں سیکڑوں ایسی کتابیں تصنیف فرمائیں جو سو سے زائد علوم وفنون پر آپ کی حیرت انگیز معلومات اور تعجب خیز دسترس کا منہ بولتا ثبوت ہیں ۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی کتب و رسائل کو ملاحظہ فرمانے کے بعد اُس زمانے کے جید علماے عرب وعجم نے آپ کے فضل و کمال اور تبحرِ علمی کا نہ صرف یہ کہ اعتراف کیا؛ بلکہ اپنی عقیدت ومحبت کا خراج پیش کرتے ہوئے آپ کو گراں قدر القاب سے نوازا۔

برِّ صغیر ہند و پاک میں امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خانوادے کو یہ عظیم شرف حاصل ہوا کہ یہاں سے سب سے پہلے **"منکرینِ ختمِ نبوت"** اور **"قادیانیت ومرزائیت"** کا ردِّ بلیغ کیا گیا۔ فتنۂ انکارِ ختمِ نبوت، برِّ صغیر میں سب سے پہلے اُس وقت منظرِ عام پر آیا جب کہ **"مولوی احسن نانوتوی"** نے قیامِ بریلی کے دوران، اثرِ ابن عباس کی بنیاد پر اپنا یہ عقیدہ بیان کیا کہ

"رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ہر طبقۂ زمین میں ایک ایک خاتم النبیین موجود ہے" [مولانا نقی علی خان بریلوی، ص:٦٠]

اُس وقت کے مرجعِ عوام وخواص، محققِ بے نظیر، والدِ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی نقی علی خان صاحب علیہ الرحمہ نے مولوی احسن نانوتوی کی سخت گرفت فرما کر اُس کی زبردست تردید فرمائی اور دلائل وبراہین سے ثابت فرمایا کہ آقاے دوعالم ﷺ آخری نبی ہیں ۔ نہ آپ کے زمانے میں کہیں کوئی نبی آیا نہ قیامت تک آسکتا ہے ۔ بریلی، بدایوں، رام پور اور اطراف ونواحی کے جید علماے کرام نے آپ کی حمایت وتائید فرمائی۔

اُدھر سرخیلِ دیابنہ ،سربراہِ وہابیہ، شیخ العلماء الضالین **"مولوی قاسم نانوتوی"** صاحب نے اپنے عزیز مولوی احسن نانوتوی کی حمایت میں **"تحذیر الناس"** نامی

رسوائے زمانہ کتاب تصنیف کی ۔ اِس ناپاک کتاب میں اُنھوں نے یہاں تک لکھ دیا:

سوعوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم [**استغفر الله**، اِنھیں پورا درود لکھنے کی بھی توفیق نہیں ملی، جب کہ درود کو مختصر کر کے "**صلعم**" لکھنا جائز نہیں] کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں ۔[تحذیر الناس، ص: ۴، مطبوعہ فیصل پبلیکیشنز دیوبند]

اِسی کتاب میں دوسری جگہ شانِ رسالت میں یہ لکھ کر توہین کی:

اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو" **تو بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا**"، چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجیے اِسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔[تحذیر الناس، ص: ۱۲]

تحذیر الناس کی اِسی عبارت نے کذاب و دجال "**مرزا غلام قادیانی**" کو بنیاد فراہم کی اور اُس نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا۔ اور آج تک مرزائی لوگ اِسی عبارت کو اپنے موقف کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔

اعلی حضرت، مجدد دین وملت امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غیر منقسم ہندوستان کی وہ پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے ۱۹۰۵ء میں باضابطہ طور پر، اللہ عزوجل اور اُس کے رسولِ معظم ﷺ کی شانِ اقدس میں سخت ترین مغلظات بکنے اور نہایت گندے عقیدوں کے باعث، "**مرزا غلام قادیانی ، قاسم نانوتوی ، اشرف علی تھانوی ،خلیل احمد انبیٹھوی اور رشید گنگوہی کو کافر و مرتد قرار دیا اور حرمین شریفین کے تقریباً تین درجن علماے ربانیین سے اپنے فتوے کی تائید و توثیق حاصل کی**"۔ یہ مبارک فتوی سیکڑوں بار "**حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین**" کے نام شائع ہو چکا ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ اِس بابرکت فتوے سے لاکھوں لوگوں نے ہدایت کے انوار حاصل کیے اور بے شمار انسانوں کو کفر وضلالت کی تاریکیوں سے نجات نصیب ہوئی۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرزا قادیانی اور ختمِ نبوت کے منکرین کے ردو ابطال میں مختلف فتاوی کے ساتھ کئی رسالے بھی تصنیف فرمائے۔

بریلی کی مسندِ ارشاد سے قادیانیوں کے رد میں جو کتاب سب سے پہلے منظرِ عام پر آئی وہ وہ اعلیٰ حضرت کے بڑے شہزادے، حضور حجۃ الاسلام حضرت علامہ ومولانا حامد رضا خان صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے دستِ مبارک سے لکھی گئی "**الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی**" نامی کتاب ہے۔ حضور حجۃ الاسلام نے اِسے ۱۳۱۵ھ میں تحریر فرمایا۔ آپ نے اِس کتاب میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ پر تفصیلی کلام فرما کر مرزا قادیانی کے بخیے اُدھیڑ دیے ہیں۔ کتاب اتنی زور دار ہے کہ خود آپ کے والدِ بزرگوار سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ نے اِس کی سراہنا کی ہے۔

اب ذَیل میں فرقہ ملعونہ "**قادیانیت**" کے رد میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مستقل تصانیف کا مختصراً تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

[۱] **جزاءُ اللہ عدوّہ بابائہ ختمَ النبوہ** [اللہ کا اپنے دشمن کو جزا دینا اُس کے انکارِ ختمِ نبوت کے سبب]۔

یہ رسالہ ۱۹/رجب المرجب ۱۳۳۷ھ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیے گئے ایک سوال کا مدلل جواب ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اِس مسئلہ میں کہ: ولید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلواتا، اپنا عقیدہ بایں طور لکھتا ہے کہ حضرت علی وفاطمہ وحسنین رضی

اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو انبیا ورسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اِس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیاے کاملین میں سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیاے شیاطین سے۔؟ اور جو شخص عقیدۂ کفریہ رکھے وہ سید ہو سکتا، یا نہیں؟ اور اُسے سید کہنا شرعاً روا [درست] ہے کہ نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا''۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس سوال کے جواب میں خطبہ کے بعد ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل سچا، اُس کا کلام سچا۔ مسلمان پر جس طرح لا الٰہ الا اللہ [کو] ماننا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اَحد [ایک]، صمد [بے نیاز]، لاشریک لہ [اس کا کوئی شریک نہیں] جاننا ،فرضِ اول [پہلا فرض] ومناطِ ایمان [ایمان کا مدار] ہے، یوں ہی محمد رسول اللہ ﷺ کو" خَاتَمُ النَّبِیّٖن" [آخری نبی] ماننا، اُن کے زمانے میں ،خواہ ان کے بعد کسی نبیِّ جدید [نئے نبی] کی بعثت [آنے] کو یقیناً محال و باطل جاننا فرضِ اجل [عظیم ترین فرض] و جزوِ ایقان [ایمان کا حصہ] ہے۔

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۔ [سورۂ احزاب ، آیت نمبر :۴۰] ترجمہ: ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ نصِّ قطعیِ قرآن ہے۔ اِس کا منکِر [اِنکار کرنے واکا]، نہ منکر؛ بلکہ شبہ کرنے والا، نہ شاک [شک کرنے والا] کہ ادنیٰ ضعیف، احتمالِ خفیف سے توہمِ خلاف رکھنے والا قطعاً [یقیناً] اِجماعاً [بلا اختلاف] کافر ملعون مُخَلَّدفِی النِّیْران [ہمیشہ دوزخ میں رہنے والا] ہے۔

نہ ایسا کہ وہی کافر ہو؛ بلکہ جو اُس کے عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اُس کے کافر ہونے میں شک وتردُّد کو راہ دے وہ بھی کافر، بَیِّنُ الکُفر جَلِیُّ

الکُفران [اُس کا کافر ہونا بالکل ظاہر و باہر] ہے۔ولید پلید جس کا قول **نجس تر از** بول [پیشاب سے زیادہ ناپاک]، سوال میں مذکور [ذکر ہوا]، ضرور ولی [دوست] ہے، بے شک ضرور۔ مگر حاشا نہ **وَلیُّ الرحمٰن**؛ [مگر ہرگز رحمٰن کا دوست نہیں] بلکہ **عدوُّ الرحمٰن، ولیُّ الشیطان** [رحمٰن کا دشمن اور شیطان کا دوست] ہے۔

یہ جو میں کہہ رہا ہوں، یہ میرا فتویٰ نہیں، اللہ واحد وقہار کا فتویٰ ہے، خاتم الانبیاء الاخیار کا فتویٰ ہے، علی مرتضی وبتول زہراء وحسنِ مجتبیٰ وشہیدِ کربلا تمام ائمۂ اطہار کا فتویٰ ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم ومولاہم وعلیہم وسلم۔ [فتاوی رضویہ، ج: ۲۲، کتاب الردوالمناظرہ، ص ۹۵۔۹۶۔ مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف]

چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں:

بلکہ شخصِ مذکور [جس کا ذکر ہوا] پر لازم وضرور ہے کہ اپنے آپ ہی اپنے کفر والحاد و زندقہ [بے دینی] وارتداد [دین سے پھرنے] کا فتویٰ لکھے۔ آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً [بدیہی طور پر] موافقین [موافقت کرنے والے] ومخالفین [مخالفت کرنے والے] حتی کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم ومسلَّم [قبول] کہ حضراتِ حسنین اور اُن کے والدینِ کریمَین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسلمان تھے۔ قرآنِ عظیم پر ایمان رکھتے اور بلا شبہ اُسے کلام اللہ جانتے، اُس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے۔ اور اُسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں ﷺ تو قطعاً [یقینی طور پر] وہ بھی حضور ﷺ کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے [دل سے مانتے] تو قطعاً یقیناً [بلا شک وشبہ] اپنے آپ کو نبی ورسول نہ جانتے اور اِس ادعاے مردود [نا قابلِ قبول دعوی] کو باطل وملعون [بے اصل] ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین [باہم متضاد باتیں کرنا] کسی عاقل سے معقول [متصور] نہیں۔

اب یہ شخص کہ اُنھیں نبی اور رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب و مبطل [جھوٹا] جانتا ہے، اور رسولوں کی تکذیب کفرِ ظاہر ہے۔ تو خود ہی اپنے عقیدے کی رو سے کافر ہے۔ غرض اُنھیں رسول کہہ کر اعتقادِ ختمِ نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ [خود ہی] تکذیب کر کے کافر ہوا۔ مفر [بھاگنے کی جگہ] کدھر؟ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْاَکْبَر۔ [فتاویٰ رضویہ، کتاب الردالمناظرۃ، ج: ۲۲، ص: ۹۷، مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف]

اِس جلد کے صفحہ نمبر ۱۲۷ پر فرماتے ہیں:

بعد طلوعِ آفتابِ عالَم تاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ الکرام [یعنی عالَم کو روشن کرنے والے ختم نبوت کے آفتاب ''محمد عربی روحی فداہ'' کے اِس خاکدانِ گیتی میں جلوہ گر ہو جانے کے بعد] جو کسی کے لیے ادعاے نبوت [نبی ہونے کا دعویٰ] کرے، دجّال [مکر کرنے والا] کذاب [بہت بڑا جھوٹا] مستحقِ لعنت و عذاب [اللہ کی پھٹکار اور عذاب کا حق دار] ہے۔ [مصدرِ سابق]

خلاصۂ کلام یہ کہ ''**اِس مبارک رسالہ میں عقیدہ ختم نبوت پر دلائل و براہین کے لہلہاتے باغ نظر آرہے ہیں**''۔ اِس میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقیدۂ ختمِ نبوت پر سو سے زائد احادیثِ کریمہ اور منکرینِ ختم نبوت کی تکفیر پر فقہاے کرام کی دو درجن سے زائد تصریحات پیش فرمائی ہیں۔

[۲] **اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَى الْمَسِيْحِ الْكَذَّابِ**: [جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب۔ ۱۳۲۰ھ]

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مبارک رسالہ ۱۳۲۰ھ میں رقم

فرمایا۔ امرتسر سے جناب محمد عبدالغنی صاحب نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے درج ذیل سوال کیا:

"**باسمہ سبحانہ**۔ مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے دراں حالے کہ مسلمان تھا ایک مسلماں[مسلم عورت] سے نکاح کیا ، زوجین[میاں بیوی] ایک عرصہ [زمانے] تک باہم [ایک دوسرے سے] مباشرت[ہم بستری] کرتے رہے، اولاد بھی ہوئی، اب کسی قدر عرصہ [کچھ وقت] سے شخصِ مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صِبغِ عقائدِ کفریہ مرزائیہ سے مُصْطَبِغ ہو کر [یعنی مرزا قادیانی کے کفری عقائد کے رنگ میں رنگ کر] علیٰ رُؤوس الأشہاد [کھلے عام] ضروریاتِ دین [دین کی اہم اور ضروری باتوں] سے انکار کرتا رہتا ہے۔ سو مطلوب عن الاظہار [سوال کرنے کا مقصد] یہ ہے کہ شخصِ مذکور شرعاً [شریعت کے لحاظ سے] مرتد ہو چکا اور اُس کی منکوحہ [بیوی] اُس کی زوجیت [نکاح] سے علاحدہ ہو چکی [نکل چکی] اور منکوحۂ مذکورہ کا کل مہر مُعجّل، مؤجّل، مُرتدّ مذکور کے ذمہ ہے، اولادِ صغار [چھوٹے بچے] اپنے والدِ مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ؟ **بینوا توجروا**"۔

امامِ اہلِ سنت نے "**مختلف وجوہ سے مرزا قادیانی کا کفر ثابت کیا**" اور کتاب کے آخر میں فرمایا:

واللہ واللہ، [خدا کی قسم، اللہ کی قسم] "**وہ یقیناً کافر**" اور جو اُس [مردود قادیانی] کے اِن اَقوال [اِن باتوں] یا اِن کے اَمثال [اِن جیسی باتوں] پر مُطّلَع [واقف] ہو کر "**اُسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر**"۔ ندوۂ مخذولہ [مراد: ندوۃ العلما، لکھنؤ] اور اُس کے اراکین [اُس کے ٹرسٹی] کہ صرف طوطے کی طرح کلمہ گوئی [کلمہ پڑھ لینے] پر مدارِ اسلام رکھتے اور تمام

بد دینوں اور گمراہوں کو حق پر جانتے، خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے، سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا [بے تعلق کرنا] لازم کرتے ہیں، جیسا کہ ندوہ کی روداد اول و دوم و رسالۂ اتفاق وغیرہ میں مُصَرَّح ہے، اِن اقوال پر بھی اپنا وہی قاعدۂ ملعونہ مُجَرَّد کلمہ گوئی [صرف کلمہ پڑھ لینا] نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں، ان کی تکفیر میں چوں و چرا کریں تو وہ بھی کافر ۔وہ اراکین بھی کفار، مرزا کے پیروکار۔

اگرچہ خود اِن اقوال اَنْجَسُ الْاَبْوَال [پیشاب سے زیادہ ناپاک باتوں] کے معتقد نہ بھی ہوں، مگر جب کہ صریح کفر، کھلے ارتداد دیکھتے، سنتے، پھر مرزا قادیانی کو امام و پیشوا و مقبولِ خدا کہتے ہیں، قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں، سب مستحقِّ نار [جہنم کے حق دار]۔ شفا شریف میں ہے: نُكَفِّرُ مَنْ لَّمْ يُكَفِّرْ مَنْ دَانَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ تَوَقَّفَ فِيْهِمْ اَوْ شَكَّ۔ یعنی ہم ہر اُس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اُس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک کرے۔ [فتاوی رضویہ، ج: ۲۲، ص ۵۵: مطبوعہ امام احمد رضا اکیڈمی]

پھر دلائل و براہین سے واضح فرمایا کہ

''اُس سنی مسلمہ خاتون کا نکاح باطل ہو گیا، اُس پر واجب ہے کہ فوراً اپنے کافر و مرتد شوہر سے الگ ہو جائے؛ کیوں کہ شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے ۔اب اگر اسلام لائے بغیر، اپنے قول و فعل سے توبہ کیے بغیر، یا اسلام لانے اور توبہ کرنے کے بعد نکاحِ جدید کیے بغیر، اُس عورت سے جماع کرے گا تو خالص زنا ہوگا اور جو اولاد پیدا ہو گی وہ ولد الزنا [حرامی] ہو گی''۔

[۳] قَهْرُ الدَّيَّانِ عَلَى مُرْتَدٍّ بِقَادِيَانَ: [قادیانی مرتد پر قہرِ خداوندی]۔

یہ شاندار رسالہ ۱۳۲۳ھ میں تصنیف فرمایا۔ اِس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ''**دجال وکذاب مرزا قادیانی کے شیطانی الہاموں اور اُس کی کتابوں کے کفریہ اقوال سے پردہ ہٹایا ہے**'' اورحضرت سیدنا عیسی روح اللہ علیہ السلام کی عظمت وشان اورآپ علیہ السلام کی والدہٴ ماجدہ حضرت سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا کی عفت و پاک دامنی کو واضح فرمایا ہے۔

[۴] **اَلْمُبِیْن خَتْمَ النَّبِیّٖن** :[حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے واضح دلائل]۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''قہر الدیان'' کی تصنیف کے ٹھیک تین سال بعد یعنی ۱۳۲۶ھ میں اِسے تصنیف فرمایا۔آپ علیہ الرحمہ سے یہ علمی سوال ہوا تھا کہ

''حضور ﷺ کو قرآنِ مقدس میں جو''خاتم النبیین'' کہا گیا ہے اس میں ''النبیین'' پر الف لام برائے استغراق ہے یا برائے عہدِ خارجی''

امام اہلِ سنت رضی اللہ عنہ نے دلائلِ قاطعہ و براہینِ ساطعہ سے ثابت فرمایا کہ ''النبیین'' پر الف لام استغراق کا ہے نہ کہ عہدِ خارجی کا۔''**حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا بھی کافر اور اُس کی تصدیق کرنے والے بھی کافر؛ بلکہ جو اِن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر**''۔

[۵] **اَلْجُرَاز الدَّیَّانِی عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِی** :[قادیانی مرتد پر خدائی خنجر]۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وصال سے تقریباً دو ماہ قبل یہ رسالہ تصنیف فرمایا: سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کر کے سوال کیا :

''**قادیانی اِسی آیت وحدیث سے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال**

کرتے ہیں۔آپ جواب عنایت فرمائیں‘‘! اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مضبوط و نا قابلِ تردید دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کے ذریعہ قادیانی کذاب کے استدلالِ باطل کے پرخچے اڑا دیے اور اُس کے زعمِ باطل کے بخیے ادھیڑ دیے۔ کتاب کے آخر میں فرماتے ہیں:

ثالثاً اقولُ :[اس کی] چالا کی بھی سمجھیے! یہ فقط قبرِ عیسیٰ ثابت کرنا نہیں؛ بلکہ اس میں بہت اہم راز مضمر ہے۔ قادیانی مدعیِ نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب، جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ، وہ محمدی نکاح، انبیا کے چاندوالے بیٹے اور قادیان وقادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیش گوئیاں وغیر ہا ہیں۔ اور ہر عاقل جانتا ہے کہ نبوت وجھوٹ کا اجتماع محال، اس سے قادیانی کا سارا گھر ہر عاقل کے سامنے گھروندا ہو گیا، اس لیے [قادیانی کو] فکر ہوئی کہ انبیاے کرام علیہم السلام کو معاذ اللہ جھوٹا ثابت کرے کہ قادیانی کذاب کی نبوت بھی بن پڑے۔ اس کا علاج خود قادیانی نے اپنے رسالے ’’**اِزالہ اوہام**‘‘ ص :۶۲۹ پر یہ کیا کہ ’’ **ایک زمانے میں چارسونبیوں کی پیش گوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے**‘‘۔ **معاذ اللہ**۔

یہ اس مرتد کے اکھٹے چارسو کفر، کہ ہر نبی کی تکذیب کفر ہے؛ بلکہ کروڑوں کفر ہیں، کہ ایک نبی کی تکذیب تمام انبیا کی تکذیب ہے۔ [فتاوی رضویہ، ج:۲۲،ص:۹۰، امام احمد رضا اکیڈمی]

غرض یہ کہ امامِ اہلِ سنت مجدد دِین وملت امام احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اپنی خداداد غیر معمولی صلاحیت، نا قابلِ تردید دلائل، اپنے برق بار قلم اور عشقِ رسول کے انوار سے منوّر شمشیرِ براں کے ذریعہ قادیانیت کے چیتھڑے اڑا کر اس کا جنازہ نکال دیا۔

مرزا قادیانی کے جسمانی خدوخال:

کوئی بھی مومن اور صاحبِ انصاف اِس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ عزوجل نے جتنے بھی انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا، اُنھیں اپنے وقت کے ”**تمام حسینوں سے زیادہ حسن و جمال، تمام علیموں سے زیادہ علم وفضل، جملہ حکیموں سے زیادہ حکمت و دانائی اور کُل سخیوں سے زیادہ جوہرِ سخاوت**“ سے سرفراز فرما کر بھیجا۔

حضراتِ انبیاے کرام و مرسلینِ عظام علیہم الصلاۃ والسلام کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ عزوجل کے یہ پاک باز بندے تمام اوصاف و کمالات میں سب سے بڑھ کر تھے۔ کسی بھی زمانے میں، کبھی بھی، کوئی غیرِ نبی کسی بھی کمال میں کسی نبی سے بڑھ کر نہ پیدا ہوا نہ صبحِ قیامت تک پیدا ہو سکتا ہے۔ بالخصوص آخری نبی حضور رحمتِ عالم ﷺ کو اللہ عزوجل نے ”**ظاہری و باطنی ایسے کمالات سے نوازا کہ جن کی تہہ تک پہنچنا کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں**“۔

پہلے اپنے محبوب ﷺ کے حسنِ ظاہری کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں! پھر قادیانیوں ہی کی کتابوں سے ”**مرزا غلام قادیانی کے مکروہ و خبیث اور غلیظ و ناپاک جسم کے وہ خدوخال**“ پیش کیے جائیں گے جو چیخ چیخ کر شہادت دے رہے ہیں کہ ”**مرزا قادیانی کذاب، دجال اور کافر و مرتد**“ ہے۔

ہمارے نبی ﷺ کا حسنِ بے مثال:

[۱] حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

✪ **كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ وَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّوْرِ**

بَیْنَ ثَنَایَاہُ۔[شمائل ترمذی مع جامع ترمذی، ص:۵۶۹]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دانتوں میں خلا تھی ۔ جب آقاے کریم ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ کے سامنے کے دانتوں سے نور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ سبحان اللہ۔

[۲] حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آقاے دو عالم ﷺ کے حسن و جمال کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:

✵ رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِعَیْنَیَّ ھَاتَیْنِ وَ کَانَ نُوْرًا کُلَّہٗ بَلْ نُوْرًا مِّنْ نُّوْرِ اللہِ، مَنْ رَاٰہُ بَدِیْھَۃً ھَابَہٗ وَ مَنْ رَاٰہُ مِرَارًا اِسْتَحَبَّہٗ اَشَدَّ اسْتِحْبَابٍ۔[الجزأ المفقود من الجزأ الاول من مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر:۱۱]

ترجمہ :میں نے اپنی اِن نگاہوں سے آقاے دو عالم ﷺ کا دیدار کیا ۔حضور ﷺ سراپا نور تھے : بلکہ نور من نور اللہ تھے۔جو اُنھیں اچانک دیکھتا تھا مرعوب ہو جاتا تھا اور اُنھیں بار بار دیکھنے والے اُن کے سچے عاشق بن جاتے تھے۔

[۳] ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور شاہِ خوباں ﷺ کے حسن و جمال کو کچھ اِس انداز میں بیان فرمایا ہے۔

✵ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْھًا ،وَ اَنْوَرَھُمْ لَوْنًا ،لَمْ یَصِفْہُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّہَ وَجْھَہٗ بِالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَیَقُوْلُ :ھُوَ اَحْسَنُ فِیْ اَعْیُنِنَا مِنَ الْقَمَرِ ،اَزْھَرُ اللَّوْنِ ، نَیِّرُ الْوَجْہِ یَتَلَأْلَأُ تَلَأْلُأَ الْقَمَرِ ۔[دلائل النبوۃ ، ج:۱،ص:۳۰۰]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا رخِ زیبا تمام لوگوں سے خوب صورت تھا اور اُن کی

جسمانی رنگت سب سے زیادہ چمک دار تھی۔ جو شخص بھی حضور ﷺ کے حسن و جمال کو بیان کرتا تو آپ کے چہرۂ اقدس کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتا اور کہتا: حضور ﷺ میرے نزدیک **''چودھویں کے چاند سے بھی زیادہ خوب صورت ہیں''**۔ پیارے آقا ﷺ چمک دار رنگت والے اور خوب صورت چہرہ والے ہیں۔ حضور تاج دارِ کائنات ﷺ کا چہرۂ مقدس نورانی ہے اور چاند کی طرح چمک دار ہے۔ سبحان اللہ۔

[۴] ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مزید فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَخِيْطُ فِيْ السَّحَرِ فَسَقَطَتْ مِنِّيْ الْاِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ وَجْهِهٖ ۔ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: يَا حُمَيْرَآء ! اَلْوَيْلُ ثُمَّ الْوَيْلُ ثَلَاثًا لِمَنْ حُرِمَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِيْ ۔

[الخصائص الکبریٰ ج:۱، ص: ۶۳]

ترجمہ: میں سحری کے وقت کپڑا سی رہی تھی، میرے ہاتھوں سے سوئی گر گئی، کافی تلاش کرنے کے باوجود وہ مجھے نہیں ملی، اِتنے میں جمالِ جہاں آرا حضور رحمتِ دوعالم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ کے چہرۂ اقدس کے نور کی کرنوں سے گم شدہ سوئی مل گئی۔ میں نے اِس کا تذکرہ حضور ﷺ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے حمیرا! اُس شخص پر افسوس ہے جو [قدرت کے باوجود] میرا دیدار کرنے سے محروم رہا۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

اِن احادیثِ کریمہ سے واضح ہو گیا کہ اللہ رب العالمین نے ''اپنے محبوب حضور خاتم النبیین ﷺ کو کائنات میں سب سے حسین بنایا ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ کو ایسے کامل حسن و جمال سے نوازا گیا جس کی ایک جھلک دیکھنے والے کفار و مشرکین بھی دنگ رہ گئے اور اُن کی زبانیں بے ساختہ پکار اٹھیں کہ یہ کسی جھوٹے کا نہیں: بلکہ صادق و امین

پیغمبر کا رخِ زیبا ہے''۔

دیگر انبیاے کرام و مرسلینِ عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو بھی "**ان کے زمانے میں سب سے زیادہ حسین وجمیل بنایا گیا اور سب سے زیادہ اوصاف و کمالات سے نوازا گیا۔ اُنھیں ظاہری وباطنی ہر قسم کے عیوب ونقائص سے محفوظ رکھا گیا''**؛ تا کہ حق کے متلاشی کے لیے کوئی بھی چیز قبولیتِ حق سے مانع نہ ہو۔[رکاوٹ نہ بنے]

مرزا قادیانی کی بدصورتی:

اِس کے برخلاف "**جھوٹے مدعیانِ نبوت کو اللہ عز وجل نے حسن و جمال کے جلووں سے یکسر محروم رکھ کر اُن کے چہروں کو ایسا قبیح، ناپسندیدہ، مکروہ اور ناہموار رکھا کہ عقلِ سلیم رکھنے والوں نے دیکھتے ہی اُن کے دجل و فریب اور کذب و افترا کو پہچان لیا''۔**

اُن کذابوں میں "**مسیلمہ کذاب**" اور "**اسود عنسی**" کی غیر معمولی قباحت و بدصورتی کی ایک ہلکی سی جھلک قارئینِ کرام ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب ماضی قریب کے "**دجالِ اکبر و کذابِ اعظم مرزا غلام قادیانی**" کی نہایت **بھونڈی اور مکروہ شکل**" کا منظر پیش کیا جا رہا ہے، جو کہ بانگِ دہل مرزا کے مکر و فریب اور اُس کی خباثت و زندیقیت کو آشکارا کر رہا ہے۔

مرزا قادیانی کی ڈیڑھ آنکھیں:

مرزا قادیانی کی "**دائیں آنکھ چھوٹی جو ذرا نیچے اور بائیں آنکھ بڑی جو ذرا اوپر تھی''۔**

چناں چہ وہ اپنی غیر متناسب ڈیڑھ آنکھوں کے باعث کسی چیز کو پہچاننے میں غلطی کا مظاہرہ کیا کرتا تھا۔

مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا غلام قادیانی نے اپنی سند کے ساتھ لکھا ہے:

بیان کیا مجھ سے مولوی ذوالفقار علی خان صاحب نے کہ جن دنوں میں گورداس پور

میں کرم دین کا مقدمہ تھا، ایک دن حضرت [مرزا] صاحب کچہری کی طرف تشریف لے جانے لگے اور حسبِ معمول پہلے دعا کے لیے کمرے میں گئے، جو اِس غرض کے لیے پہلے مخصوص کرلیا تھا، میں اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ باہر انتظار میں کھڑے تھے اور مولوی صاحب کے ہاتھ میں اُس وقت حضرت [مرزا] صاحب کی چھڑی تھی۔ حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر فرمایا: کس کی چھڑی ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور [آپ] ہی کی ہے جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! میں تو سمجھا تھا کہ میری نہیں ہے۔ خان صاحب کہتے ہیں کہ وہ چھڑی مدت سے آپ کے ہاتھ میں رہتی تھی۔ [سیرت المہدی، حصہ اول، ص: ۲۴۵ از مرزا بشیر احمد قادیانی]

مرزا کے موٹے بے ڈھنگے ہونٹ:

مرزا قادیانی کے ہونٹ **"موٹے، ڈھیلے اور آگے کو نکلے ہوئے تھے"**۔ جو اُس کے **"کذاب و دجال"** ہونے کی بہت بڑی دلیل تھے۔ یہ حقیقت مرزا قادیانی کے مرید عبد القادر قادیانی کو بھی کچھ حد تک تسلیم تھی۔ چناں چہ اُنھوں نے اپنی کتاب **"حیاتِ طیبہ"** میں صفحہ ۴۷۵ پر لکھا ہے:

"آپ [مرزا قادیانی] کے لبِ مبارک پتلے نہ تھے"۔ [بحوالہ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں، ص: ۵۴]

"لبِ مبارک پتلے نہ تھے" کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ **"مرزا قادیانی کے ہونٹ نہایت موٹے، بے ڈھنگے اور باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے"**۔ علی العموم موٹے ہونٹ والے

انسان، بے ڈھنگے پن، گندی فطرت، منفی عادات، جبلی خواہشات اور بہت سی قبیح خصلتوں کے خوگر ہوا کرتے ہیں۔ روحانی خزائن کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا خواہشاتِ نفس اور مختلف عاداتِ قبیحہ کا دل دادہ تھا۔

مرزا قادیانی کے پتلے اور ہلکے بال:

گھنے بال چہرے کی خوب صورتی کی علامت ہوا کرتے ہیں؛ اِسی لیے اللہ رب العالمین نے انبیاے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو سیاہ، گھنے اور گھنگھریالے بالوں سے نوازا ؛لیکن کذاب و دجال مرزا قادیانی کو اُس نے "**نہایت پتلے، بے ڈھنگے اور ہلکے بال دے کر اُس کا پردہ چاک فرمایا**"۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جب اپنی سکھوں جیسی پگڑی اتارتا تو اُس کے "**سر کا گنجاپن**" صاف دکھائی دیتا تھا، جو اُس کی بدصورتی کا واضح ثبوت تھا۔

مرزا قادیانی کے مرید عبدالقادر قادیانی لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی کے بال گھنے اور کثرت سے نہ تھے؛ **بلکہ کم کم اور نہایت ملائم تھے**۔[حیاتِ طیبہ از عبدالقادر قادیانی]

قادیانی مفتی محمد صادق نے بھی اِس حقیقت کا برملا اعلان کرتے ہوئے لکھا ہے:

آخری عمر میں "**حضور [مرزا قادیانی] کے سر کے بال بہت پتلے اور ہلکے ہو گئے تھے**"۔ چوں کہ یہ عاجز وِلایت [برطانیہ] سے اَدوِیہ [دوائیں] وغیرہ کے نمونے منگوایا کرتا تھا غالباً اس واسطے مجھ سے ایک مرتبہ فرمایا : مفتی صاحب! سر کے بالوں کو اگانے اور بڑھانے کے واسطے کوئی دوائی منگائیں۔[ذکر حبیب ص:۱۷۳ از مفتی محمد صادق۔ بحوالہ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں، ص:۵۸]

محققین کہتے ہیں:

بالوں کی کمی کمزوری کی علامت ہے۔قوت وصلاحیت کی کمی کا دوسرا نام ”**گنجا پن**“ ہے۔ایسا شخص بڑی آسانی سے شکست کھا جاتا ہے۔[قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹھرے میں،ص:۵۸]

یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی ایک کم صلاحیت والا،کمزور اور ڈرپوک انسان تھا۔وہ اپنے مدمقابل آنے والوں سے ہمیشہ شکست کھا جاتا تھا۔جب گولڑہ شریف کی روحانی ہستی ”**حضرت پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمہ**“ نے مرزا کو لاہور میں مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا تو لاہور میں مناظرے کی طے شدہ تاریخ میں سارا دن مرزا کا انتظار ہوتا رہا؛لیکن مرزا مارے ڈر کے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے روبرو آنے کی جرأت نہ کر سکا۔

اِسی طرح جب حضرت پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ نے قادیانی سے یہ کہا کہ

”آؤ ہم دونوں لاہور کی بادشاہی مسجد کے مینار پر چڑھ کر بیک وقت چھلانگ لگاتے ہیں جو حق پر ہوگا وہ صحیح وسالم رہے گا“۔

تو مرزا قادیانی پر ایسا خوف مسلط ہوا کہ اُس نے یہ چیلینج بھی قبول نہ کیا اور اپنے کاذب ہونے پر مہر ثبت کر دی۔[قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹھرے میں،ص:۵۹]

مرزا غلام قادیانی نے بیماریوں کا عالَمی رکارڈ قائم کیا:

اللہ ربُّ العزت نے اپنے نبیوں اور رسولوں کو جہاں ایک طرف حسن وجمال کی تمام رَعنائیوں اور علم وحکمت کی جملہ دل رُبائیوں سے نوازا وہیں دوسری جانب اُن نفوسِ قدسیہ کو لاعلاج اور ایسی بیماریوں سے محفوظ فرمایا جن سے انسان گھِن اور نفرت کرتے ہیں۔

اِسی طرح اللہ عزوجل اپنے نیک ومقرَّب بندوں کوبھی اِس قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے؛ بلکہ اکثر مسلمانوں کوبھی اِس طرح کی بیماریوں سے دور رکھتا ہے۔ چناں چہ ایک سروے کے مطابق **"اگر دنیا میں کینسر کے سَو مریض ہوں تو مذہبی لحاظ سے ۴۰ فی صد یہودی، ۳۰ فی صد عیسائی، ۱۵ فی صد ہندو اور سکھ اور ۱۰ فی صد مختلف قوموں کے افراد ہوں گے، جب کہ مسلمان صرف ۵ فی صد اِس موذی مرض کا شکار ہوں گے"**۔ [ماہ نامہ راہ نمائے صحت دسمبر ۱۹۹۹ء]

مگر بیماریوں کے معاملے میں مرزا قادیانی یہودیوں سے بھی بہت آگے نکل گیا اور اِس قدر کثیر مہلک، گھناؤنی، نفرت انگیز، بدبودار اور لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہوا کہ دنیا میں شاید آج تک کوئی شخص اتنا بیمار نہیں ہوا ہوگا۔ اِس لیے پورے وثوق واطمینان کے ساتھ اُس کذاب ومکار کو **"بیماریوں کا عالَمی چیمپین"** کہا جاسکتا ہے؛ کیوں کہ اُس کی بیماریوں نے اُس کی کمر بھی توڑی اور عالَمی رکارڈ بھی۔

اُس دجال نے اپنی کتاب **"ضمیمۂ اربعین"** میں بزبانِ خود یہ اعتراف کیا ہے:

میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ [ضمیمۂ اربعین نمبر ۳۔۴، ص: ۴]

پھر اپنے دائم المرض ہونے کی کچھ وضاحت اِسی کتاب کے اِسی مقام پر یوں کی ہے:

ہمیشہ دردِ سر اور دَورانِ سر اور کم خوابی اور تشنُّجِ دل کی بیماری دَورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماریِ ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔ [مصدرِ سابق] مرزا قادیانی نے اپنے منہ سے اپنے دائم المرض ہونے کا اعتراف کرکے **"اپنے ہی ہاتھوں اپنی جھوٹی نبوت کی بنیاد منہدم کردی"**۔ اُس جاہل کو کسی نے یہ نہیں بتایا کہ جو دائم المرض ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہوتا ہے وہ دائم المرض نہیں ہوسکتا۔ اِسی لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار

انبیاے کرام میں کوئی بھی نبی دائم المرض نہ ہوا۔ ''**چلا تھا احمق نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے**''۔ کم از کم نبی کے اوصاف وخصائص تو جان لیتا اور اتنا تو معلوم کرلیتا کہ نبی دائم المرض نہیں ہوتا۔

اب ذیل میں اُس مردود وخبیث دجال کی چند مہلک بیماریوں کا خاکہ ہدیۂ قارئین ہے ۔ قارئین پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ نبوت کے جھوٹے مدعی [دعوے دار] کو رب تبارک وتعالی نے کس طرح نشانِ عبرت بنایا اور کس طرح آخرت کے دائمی عذاب سے پہلے دنیا کے سخت ترین عذاب میں مبتلا فرمایا۔ **العیاذ باللہ تعالی منہ**۔

پیشاب کی برسات:

آں جناب اپنی ''**کثرتِ پیشاب**'' کا حال کچھ یوں بیان فرماتے ہیں:

''**اور بسا اوقات سَو سَو دفع رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر پیشاب سے جس قدر عوارضِ ضعف ہوتے ہیں وہ سب میرے شاملِ حال رہتے ہیں**''۔ [مصدرِ سابق]

قارئین کرامِ ملاحظہ فرمائیں کہ اِس کذاب و دجال پر اللہ رب العالمین کی کیسی پھٹکار برسی کہ تقریباً ہر سات منٹ میں اُسے بیت الخلا جا کر پیشاب خارج کرنا پڑتا اور وہاں کی زوردار بدبو سے محظوظ ہونا پڑتا تھا۔ کیا ایسا شخص بھی نبی ہوسکتا ہے جسے دن یا رات کا اکثر حصہ بیت الخلا میں گزارنا پڑتا تھا؟۔ ''**تعجب ہے مرزائی گدھوں کے انتخاب پر! جنھوں نے ایسے کو نبی مانا جسے پیشاب کرنے سے ہی فرصت نہ ملی**''۔

جنون کی بیماری:

مِرَاق [جنون] کا مرض حضرت [مرزا قادیانی] صاحب کو موروثی نہ تھا؛ بلکہ یہ خارجی اسباب کے ماتحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوے

ہضم تھا۔جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار دیگر ضعف کی علامت مثلاً **''دورانِ سر کے ذریعے''** ہوتا تھا۔[رسالہ ریویو قادیان،ص:۱۰،بابت اگست ۱۹۲۶ء۔ بحوالہ قادیانیت اسلام اور سائنس کے کٹہرے میں،ص:۷۱]

مرزائیو! ابھی بھی وقت ہے سچے دل سے توبہ کرو اور اِس جھوٹے نبی سے بیزاری کا اعلان کرو! کیوں کہ **''کسی بھی نبی کو مراق کی بیماری نہیں ہوتی''**۔اللہ نے ہر نبی ورسول کو مرضِ جنون سے محفوظ رکھا ہے۔

خونی قَے ہے کہ عذابِ اِلٰہی:

مرزا کو خونی قَے کا عارضہ بھی لاحق تھا۔ **''قَے بھی اس انداز سے ہوتی تھی کہ مرزا کا پورا وجود کانپ اُٹھتا تھا اور پورا بدن درد وکلفت سے تڑپ اٹھتا تھا''**۔سیرت المہدی میں مرزا کی خونی قَے کی کیفیت یوں بیان کی گئی ہے:

پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قَے [اُلٹی] ہوئی جو خالص خون کی تھی،جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا۔حضرت نے قَے سے سر اٹھا کر رومال سے اپنا منہ پونچھا اور **''آنکھیں بھی پونچھیں جو قَے کی وجہ سے پانی لے آئی تھیں''**۔[سیرت المہدی،حصہ اول،ص:۱۸۰۔ازبشیر احمد قادیانی]

اِس اقتباس میں کذاب مرزا کی خونی قَے کی کیفیت کو جس انداز سے بیان کیا گیا ہے،اُسے پڑھتے وقت خود مجھے بھی الٹیوں جیسی کیفیت محسوس ہونے لگی۔مگر تعجب ہے مرزائیوں پر! کہ آج تک اُس کی جھوٹی نبوت کا ڈھنڈھورا پیٹ رہے ہیں۔معلوم ہوا کہ اِن جاہلوں کو عقلِ سلیم اور کیفیاتِ لطیفہ سے محروم رکھا گیا ہے؛ بلکہ اِن کے پاس گدھے کے

برابر بھی عقل وشعور نہیں ہے۔

دَورہ کی ناقابلِ برداشت سختیاں:

مرزا غلام قادیانی کے نام نہاد بیٹے **"مرزا بشیر احمد قادیانی"** اپنی سند کے ساتھ لکھتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اَوائل [شروع شروع] میں **"ایک دفعہ حضرت مسیحِ موعود [مرزا قادیانی] کو سخت دورہ پڑا"**۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا افضل احمد کو بھی اطلاع دے دی اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر اُن کے سامنے بھی حضرت [مرزا قادیانی] صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں : اُس وقت میں نے دیکھا کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے؛ مگر مرزا افضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ وہ کبھی اُدھر بھاگتا تھا اور کبھی اِدھر، کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا اور گھبراہٹ میں اُس کے پاؤں کانپتے تھے۔ [سیرت المہدی، حصۂ اول، ص: ۲۲۔]

اپنے جھوٹے نبی کے **"ایسے سخت دورے اور اُس کی ایسی درگت"** دیکھنے کے بعد بھی مرزائیوں کی آنکھیں نہ کھلیں اور وہ احمق یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ عذابِ خداوند ہے جو نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے کی پاداش میں اُس پر نازل ہوا ہے۔

کسی نے سچ کہا ہے:

خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے

کیچڑ سے علاج:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد نے بواسطۂ مولوی رحیم بخش ایم۔اے کہ ایک مرتبہ والد صاحب [مرزا غلام قادیانی] سخت بیمار ہوگئے اور حالت نازک ہوگئی اور حکیموں نے نا امیدی کا اظہار کر دیا اور نبض بھی بند ہوگئی؛ مگر زبان جاری رہی۔ والد صاحب نے کہا: **''کیچڑ لا کر میرے اوپر اور نیچے رکھو''**! چناں چہ ایسا کیا گیا اور اُس سے حالت رو بہ اصلاح ہوگئی۔ [سیرت المہدی، حصۂ اول، ص:۲۲۱۔]

قارئینِ کرام اچھی طرح جانتے ہیں کہ مِٹی جب گندے پانی میں پڑے پڑے سڑ جاتی ہے اور اُس سے ناقابلِ برداشت، سڑے گوشت سے بھی زیادہ تعفُّن اٹھتا ہے تو اُسے **''کیچڑ''** کہا جاتا ہے۔ غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی کی روح کس قدر بدبودار اور خبیث تھی کہ اُس کے علاج کے لیے کیچڑ جیسی **''بدبودار شئے''** کو منتخب کیا گیا۔ اِس واقعہ کو پڑھنے کے بعد زبان پر بے ساختہ اِس آیتِ کریمہ کی تلاوت جاری ہوگئی:

''اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ'' [سورۂ نور، آیت نمبر:۲۶]۔

ترجمہ: بری باتیں [یا ناپاک چیزیں یا گندی عورتیں] ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد خبیث و ناپاک عورتوں [چیزوں، باتوں] کے لیے ہیں۔

اللہ سب کو ایسے ناپاک لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے!

پاخانوں کی یلغار:

مرزا قادیانی کو کتنی شدت سے دست آتے تھے، اس کا اندازہ خود اُسی کے بیان سے لگائیں! کہتا ہے:

باوجود یہ کہ مجھے اِسہال [دست] کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں۔ مگر جس وقت بھی پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ اِسی طرح جب روٹی کھانے کے لیے کئی مرتبہ کہتے ہیں تو بڑا اجبر کر کے جلد جلد چند لقمے کھالیتا ہوں۔ بظاہر تو میں روٹی کھاتا ہوا دکھائی دیتا ہوں؛ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جاتی ہے اور کیا کھا رہا ہوں۔ **"میری توجہ اور خیال اِسی [پاخانے کی] طرف لگا رہتا ہے"**۔ [منظورِ الٰہی، ص: ۳۴۹۔ از محمد منظور الٰہی قادیانی]

مومنِ صادق جب بیمار ہوتا ہے تو اِنابت ورجوع الی اللہ سے کام لیتا ہے، ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتا ہے، رب تعالیٰ کی جانب لَو لگاتا ہے اور اُسے راضی کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ مگر قادیان کے اِس جھوٹے نبی پر جب نہایت بدبودار دستوں کی شکل میں عذابِ الٰہی کی یلغار ہوئی تو اپنے رب کی جانب متوجہ ہونے کے بجائے پاخانے کی جانب متوجہ ہوا اور کھاتے پیتے، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، ہر وقت اپنے غیر معمولی بدبو رکھنے والے پاخانے کی یاد میں مگن رہا۔ کیا نبی ایسے ہوتے ہیں؟۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**۔

بطورِ نمونہ یہ چند بیماریاں رقم کی گئیں؛ ورنہ اُس بدبخت کو اللہ عزوجل نے حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر نفوسِ قدسیہ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کے جرم میں دنیا ہی میں اِس قدر کثیر بیماریوں میں مبتلا فرمایا، جو شمار سے باہر ہیں۔ خود مرزا اور اُس کے مریدوں نے اُنھیں چٹخارے لے لے کر تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

اس لیے میں اِس دعویٰ میں حق بجانب ہوں کہ **"مرزا غلام قادیانی نے بیماریوں کا عالمی رکارڈ قائم کیا ہے"**؛ بلکہ اگر اب تک دنیا کے سب سے بڑے **"بیمار"** کی تلاش وجستجو کی

جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اُس سے بڑا بیمار نہ تو اُس سے پہلے ملے گا نہ بعد میں۔ **قادیان کا**

کذّابِ اعظم:

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے، جھوٹا شخص ہر قسم کی برائی میں مبتلا ہوجاتا ہے؛ اِسی لیے اللہ عزوجل اور اُس کے رسول ﷺ نے بڑی شدت کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اور جھوٹے انسان کی مذمت فرمائی ہے اور صِدق کو اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ذیل میں چند آیاتِ قرآنیہ اور بعض احادیثِ نبویہ مع ترجمہ پیش ہیں؛ تاکہ قارئینِ کرام کو اندازہ ہو سکے کہ اللہ عزوجل اور اُس کے امین و صادق رسول ﷺ کے نزدیک جھوٹ کیسی مذموم [بری] اور صدق کس قدر محمود [پسندیدہ] صفت ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

✪ يَآأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ [سورۂ توبہ، آیت نمبر:۱۱۹]

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

آسان ترجمہ : اے ایمان والو!! اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو۔

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت نے ایمان والوں کو نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِس کا واضح مطلب یہی ہے کہ مومن کے لیے جھوٹے کی صحبت میں رہنا جائز نہیں۔

✪ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ [سورۂ حج،

آیت نمبر:۳۰]

ترجمۂ کنزالایمان: تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

اِس آیتِ مبارکہ میں بتوں کی نجاست و غلاظت کے ساتھ ''**جھوٹ**'' کا ذکر کیا گیا ہے، یعنی بت پرستی کی پلیدی کی طرح جھوٹ کی غلاظت سے بھی بچنا لازم و ضروری ہے۔

✪ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ۔ [سورۂ زمر، آیت نمبر:۳]

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے راہ نہیں دیتا تو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو۔

آسان ترجمہ : بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور بہت ناشکرا ہو۔

اِس آیتِ قرآنیہ نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ جھوٹے اور ناشکرے لوگ ہدایت سے محروم رہتے ہیں۔

[۴] إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ [سورۂ نحل آیت نمبر:۱۰۵]

ترجمۂ کنزالایمان: جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔

آسان ترجمہ : جھوٹا بہتان تو وہی لوگ لگاتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی لوگ جھوٹے ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ میں بتلایا گیا کہ ''**جھوٹ بولنا**'' ایمان نہ رکھنے والوں کا شیوہ ہے اور ایمان سے محروم لوگ ہی جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔

احادیثِ نبویہ:

✪ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُونَ صِدِّيقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا. [الصحیح للامام البخاری، باب قول اللہ تعالیٰ: یاَیها الذین آمنوا اتقوا الله... رقم الحدیث: ۶۰۹۴]

ترجمہ: حضرتِ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ سچ، آدمی کو نیکی کی طرف بلاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ صدیق کا لقب اور مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور بلاشبہ جھوٹ لوگوں کو برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور ایک شخص جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے یہاں بہت جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

اِس حدیثِ پاک نے واضح کیا کہ جھوٹ دوزخ میں لے جانے والا عمل ہے اور جھوٹا شخص جہنمی ہے۔

✪ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ. [الصحیح للامام البخاری، رقم الحدیث: ۶۰۹۵]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: منافق کی نشانیاں تین ہیں، جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ

خلافی کرے اور جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

معلوم ہوا کہ کثرت کے ساتھ جھوٹ بولنے والے ”منافقوں کے مانند“ ہیں۔

✪ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا زَعِیْمٌ بِبَیْتٍ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْمِرَآءَ وَاِنْ کَانَ مُحِقًّا وَبِبَیْتٍ فِیْ وَسَطِ الْجَنَّۃِ لِمَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَاِنْ کَانَ مَازِحًا وَبِبَیْتٍ فِیْ اَعْلَی الْجَنَّۃِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُہٗ“. [السنن للامام ابی داؤد، رقم الحدیث: ۴۸۰۰]

ترجمہ: حضرتِ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : میں اُس شخص کے لیے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا ترک کر دے، اور جنت کے بیچوں بیچ اُس شخص کے لیے ایک گھر کی ضمانت لیتا ہوں جو ہنسی مزاق میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور اُس شخص کے لیے جنت کی بلندی میں ایک گھر کی گارنٹی لیتا ہوں جو خوش اخلاق ہو۔

جب مومن کے لیے ہنسی مزاق میں بھی جھوٹ بولنے کی گنجائش نہیں تو حالتِ سنجیدگی میں کیسے جائز ہو سکتا ہے، پھر اللہ کے بندوں کو بے وقوف بنانے، انھیں گمراہ کرنے اور انھیں دھوکہ دینے کے لیے کِذب و افترا کا سہارا لینا کس قدر قبیح ہوگا، اس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ مذکورہ آیات و احادیث سے ہر عقل مند یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ جھوٹ بولنے والے انتہائی فاسق و فاجر، جہنم کا ایندھن اور خلقِ خدا میں بدترین لوگ ہیں۔

مرزا قادیانی کے سفید جھوٹ:

”مرزا غلام قادیانی کی پوری زندگی جھوٹ سے عبارت ہے“، اُس نے اِس کثرت

کے ساتھ جھوٹ بولا ہے کہ چشمِ فلک نے اُس سے بڑا جھوٹا آج تک نہیں دیکھا ہوگا؛ **بلکہ** حقیقت یہ ہے کہ ”**مرزا قادیانی کی صورت، شخصیت، اخلاق، اقوال، کتابیں، الہامات اور اُس کے تمام اصحاب جھوٹے ہیں**“ اور مرزا کے احوال و کوائف چیخ چیخ کر اُس کے کذاب و مفتری ہونے کا اعلان کر رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کے سفید جھوٹوں کی ایک طویل فہرست ہے، ذیل میں اُس کے ذریعے بولے گئے چند چمکتے دمکتے سفید جھوٹ ملاحظہ فرمائیں:

پہلا جھوٹ :

مرزا قادیانی حضورِ رحمتِ عالَم ﷺ کی ذُرِّیتِ طیبہ کے بارے میں لکھتا ہے:

”**تاریخ داں لوگ جانتے ہیں کہ آپ [ﷺ] کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے**“۔ [چشمۂ معرفت، ص:۲۶۸، در روحانی خزائن، ج: ۲۳، ص:۲۹۹، از مرزا غلام قادیانی]

یہ بالکل سفید جھوٹ ہے، کسی ایک مؤرخ نے بھی نہیں لکھا ہے کہ

”**حضور ﷺ کے یہاں گیارہ بیٹے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے**“

دنیا کے تمام سرکش قادیانی سر جوڑ کر بیٹھ جائیں تب بھی کسی ایک تاریخی حوالے سے بھی مرزا کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔

دوسرا جھوٹ:

جاہل قادیانی، حضور ﷺ کے والدِ محترم حضرت سیدنا عبد اللہ بن عبد المطلب رضی

اللہ عنہا کی وفات کے حوالے سے لکھتا ہے:

"تاریخ کو دیکھو! کہ آں حضرت ﷺ وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا"۔[پیغامِ صلح ، ص:۲۷،در روحانی علاج ،ج: ۲۳،ص: ۴۶۵،ازمرزاغلام قادیانی]

سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرنے والا ہر مسلمان؛ بلکہ ہر بچہ جانتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادتِ طیبہ سے پہلے ہی سرکارِ دوعالم ﷺ کے والدِ بزرگ وار حضور عبد اللہ کا انتقال ہو گیا تھا اور نبی کریم ﷺ یتیم پیدا ہوئے تھے۔ مرزائیوں سے گزارش ہے کہ علی الفور اپنے جھوٹے نبی کے **"کذاب ودجال"** ہونے کا اعلان کریں۔

تیسرا جھوٹ :

مرزا قادیانی اپنی جاہل امت پر اپنی علمی دھونس جمانے کے لیے لکھتا ہے:

اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے اُن حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت و وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں، مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُس کی نسبت آواز آئے گی کہ "**ھٰذا خلیفۃ اللہ المھدی**" اب سوچو کہ کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔[شہادۃ القرآن، درروحانی خزائن، ج:۶،ص: ۳۳۷]

یہ دعویٰ مرزا قادیانی کا انتہائی سفید جھوٹ اور اُس کی جہالتِ مطلقہ کی روشن دلیل ہے۔ اُس کے اعوان وانصار صبحِ قیامت تک تلاش کرتے رہیں تب بھی بخاری شریف کے

اندر اِس روایت کو نہیں دکھا سکتے۔

چوتھا جھوٹ :

مرزا قادیانی ڈینگیں مارتے ہوئے لکھتا ہے:

میری عمر کا اکثر حصہ اِس سلطنتِ انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور "میں **نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اِس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو بچاس الماریاں اُن سے بھر سکتی ہیں**"۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہونچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے [کہ لوگ] اِس [انگریزی] سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ،اُن کے دلوں سے معدوم ہو جائیں ۔[تریاق القلوب، درروحانی خزائن ج:۱۵،ص:۱۵۵۔۱۵۶]

اِس اقتباس سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

[۱] مرزا قادیانی انگریزی حکومت کا نہ صرف یہ کہ مؤید؛ بلکہ خصیہ بردار اور چاپلوس تھا۔

[۲] یہ دجال زندگی بھر انگریزوں کی غلامی کا حق ادا کرتا رہا، اور غلامی کا حق بھلا کیوں کر ادا نہ کرتا؛ جب کہ انگریزوں ہی نے اُسے نبی بنایا اور انھوں نے ہی اُس کی جانب وحی بھیجی۔

[۳] یہ کذاب آیاتِ جہاد کے سخت خلاف تھا؛ بلکہ مجاہدینِ اسلام کو احمق و نادان سمجھتا تھا۔

[۴] یہاں بھی اُس نے ایسا واضح جھوٹ بولا ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ؛ کیوں کہ اُس کی تصنیفات کی تعداد تقریباً ۹۰ ہے، مگر دعویٰ یہ کیا کہ

"میری تصنیفات اتنی ہیں جن سے بچاس الماریاں بھر سکتی ہیں"

قادیانی بتائیں! کیا صرف ۹۰/ کتابوں سے پچاس الماریاں بھر جاتی ہیں؟ شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

پانچواں جھوٹ:

اپنی "کشتیٔ نوح"، نامی جھوٹی اور مکر وفریب سے لبریز کتاب میں یہ لکھ مارا: دیکھو ! زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مَر جاتے ہیں اور کروڑ ہا اُس کے ارادے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ [کشتیٔ نوح، ص: ۳۷]

قادیانی اگر یہ کہتا کہ

"ہر روز دنیا میں لاکھوں انسان مرتے اور لاکھوں پیدا ہوتے ہیں"

تو شاید اِس کی گنجائش نکلتی ؛ مگر آں جناب کہتے ہیں کہ "

ہر ساعت میں کروڑوں انسان مرتے اور پیدا ہوتے ہیں"

"ساعت"، لمحے کو کہتے ہیں اور "کروڑوں"، جمع کا صیغہ ہے، اِس کا اطلاق کم از کم تین پر ہوگا۔ اب اِس عبارت کا معنیٰ یہ ہوگا کہ "اِس دنیا میں خدائے عز وجل کے حکم سے ہر لمحے کم از کم تین کروڑ لوگ مرتے اور اِتنے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ مبالغہ آرائی نہیں ؛ بلکہ روزِ روشن سے بھی زیادہ واضح جھوٹ ہے، اِس کا باطل و مردود ہونا روایتاً و درایتاً ہر لحاظ سے ثابت ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو نظامِ کائنات درہم برہم ہو جائے اور روے زمین پر ایک بھی

ذی روح زندہ نہ رہے۔

قارئینِ کرام اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ قوم کس قدر احمق و گدھی ہوگی جس نے قادیانی جیسے عقل و شعور سے عاری شخص کو اپنا نبی تسلیم کرلیا۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم**۔

چھٹا جھوٹ:

ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے اُن کے دیوتا "**کرشن کنہیا**" کی تعریف کی اور اُسے نبی ثابت کرنے کے لیے حدیث گڑھی۔ کہتا ہے:

آں حضرت ﷺ نے فرمایا:

كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيًّا أَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنًا۔

ترجمہ: ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا، اُس کا نام کاہنا یعنی کنہیا تھا جس کو کرشن کہتے ہیں۔ [روحانی خزائن، ج: ۲۳، ص: ۳۸۲]

مرزا قادیانی نے "**کرشن کنہیا کو نبی ثابت کرنے کے لیے**" حضور جانِ عالم ﷺ کی جانب صریح کذب [جھوٹ] منسوب کیا ہے؛ کیوں کہ ایسی کوئی بھی حدیث، حدیث کی کسی بھی کتاب کے اندر موجود نہیں ہے۔

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

ترجمہ: لاؤ اپنی دلیلیں! اگر تم سچے ہو۔

حضور رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

- **مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ**۔ [الصحیح للامام مسلم

، باب فی التحذ یر من الکذب علی رسول اللہ ﷺ ، رقم الحدیث: ۴]

ترجمہ : جوشخص جان بوجھ کر میری جانب جھوٹ منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ بلاشبہ مرزا قادیانی اِس حدیثِ پاک کا صحیح مصداق ہے۔

ساتواں جھوٹ:

یہی قادیانی اپنی جہالت وحماقت کو ظاہر کرنے اور خود کو ''مسیحِ موعود'' ثابت کرنے کے لیے، قرآنِ مقدس اور احادیث مبارکہ کی جانب جھوٹ منسوب کرتے ہوئے، اپنی کتاب ''اربعین'' میں لکھتا ہے:

لیکن ضرور تھا کہ قرآنِ شریف اور احادیث کی پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیحِ موعود جب ظاہر ہوگا تو:

[1] اسلامی علما کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھائے گا۔

[2] وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

[3] اس کے قتل کے فتوے دیے جائیں گے۔

[4] اور اس کی سخت توہین ہوگی اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج اور دین کو تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔

سو ان دنوں میں وہ پیش گوئی انھیں مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔

[اربعین، حصہ سوم، ص: ۱۷، روحانی خزائن، ج: ۱۷، ص: ۴۰۴]

پوری قادیانی امت اگر سر جوڑ کر بیٹھ جائے اور اپنے والدین ''یہود ونصاری'' کو بلا کررات دن کوشش کرتی رہے تب بھی، صبحِ قیامت تک ''مسیحِ موعود سے متعلق اِس قسم کی

پیش گوئیوں کا قرآن وحدیث کے اندر ہونا'' ثابت نہیں کر سکتی۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے　　　یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

قارئینِ کرام! مذکورہ بالا سطور میں آپ نے مرزا قادیانی کے کذب وافترا کی ایک ہلکی سی جھلک دیکھی، اِس سے آپ کو اندازہ ہی نہیں ؛ بلکہ یقین ہو گیا ہوگا کہ مرزا ''**جھوٹ کا پلندہ''** تھا۔ اُس کی پوری زندگی اور اُس کا پورا وجود جھوٹ سے عبارت تھا ۔

ایسا نہیں کہ مرزا قادیانی کو جھوٹ کی خباثت کا علم نہیں تھا ، وہ کذب بیانی کی نحوستوں سے بخوبی واقف تھا؛ مگر جو لوگ اللہ ورسول پر افترا کرتے ہیں وہ اِسی طرح ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔

قادیانی خود اپنے فتووں کی زَد میں:

اب ذَیل میں کذب وافترا سے متعلق مرزا قادیانی کے چند فتاوی ملاحظہ فرمائیں اور غور کریں کہ اُس بد بخت کے فتوے خود اُسی پر کس شاندار طریقے پر چسپاں ہو رہے ہیں ۔

پہلا فتویٰ: وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں ۔[شحنۂ حق۔ج:۲،ص:۶۰]

تبصرہ : مگر خود آں جناب کو شرم نہ آئی کہ بار بار جھوٹ بول کر ''**کنجر''** اور ''**ولد الزنا''** سے بھی بدتر بن گئے۔

دوسرا فتویٰ: جھوٹ ام الخبائث ہے ۔[اشتہارِ مرزا در تبلیغِ رسالت ، ج :۷،ص ۲۸]

تبصرہ : بلا شبہ جھوٹ اُمُّ الخبائث یعنی تمام گناہوں اور ہر قسم کی گندگیوں کی جڑ

ہے؛ کیوں کہ جھوٹا شخص ہر قسم کے گناہ اور ہر طرح کی شرارت سے خود کو آلودہ کر لیتا ہے ۔اب اتفاق دیکھیے کہ مفتی قادیانی صاحب خود ہی اِس فتوے کی زد میں ہیں اور ام الخبائث میں مبتلا ہو کر غلیظ ترین حرکتوں کا شکار ہوئے ہیں۔

تیسرا فتویٰ: جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں: [حاشیہ، ص: ۲۴، اربعین نمبر: ۳]

تبصرہ: ایک بار جھوٹ بولنے والا "**مرتد و بے دین**" سے کم نہیں تو بار بار جھوٹ بولنے والا کتنا بڑا مرتد اور بے دین ہوگا، قارئین اِس کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں

چوتھا فتویٰ: جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔[حقیقۃ الوحی، ص: ۲۰۶]

تبصرہ: تبھی آں جناب زندگی بھر جھوٹ بول کر چٹخارے لے لے کر گوہ کھاتے رہے۔

پانچواں فتویٰ: جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اُس پر اعتبار نہیں رہتا۔[چشمۂ معرفت، ص: ۲۲۲]

تبصرہ: اِسی لیے ہم آپ کو دنیا کا سب سے بے اعتبار شخص مانتے ہیں؛ بلکہ بے اعتباری میں عالمی چیمپین مانتے ہیں کہ جس نے زندگی بھر دودھ سے زیادہ سفید جھوٹ بولنے کا کارنامہ متعدد بار انجام دیا ہے۔

چھٹا فتویٰ: جھوٹ کے مُردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا ۔[روحانی خزائن، ج:۱۱، ص: ۴۳]

تبصرہ: تبھی زندگی بھر جھوٹ کے مردار سے وابستہ رہ کر، انسانیت کو چھوڑ کر "**کتا بن کر**" چھچھورے پن کا اِظہار کرتے رہے۔

ساتواں فتویٰ: جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں۔[روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۴۵۹]

تبصرہ: اِسی لیے ہم کہتے ہیں کہ قادیانی اور اُس کے پیروکار اِس وقت دنیا کے بد ترین لوگ ہے۔

آٹھواں فتویٰ: ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے، ایسا بد ذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔[روحانی خزائن، ج:۲۱، ص:۲۹۲]

تبصرہ: اِسی لیے قادیانی مرتد ہمارے نزدیک **"کتے، سور اور بندر"** سے بدتر ہے ،جس نے روزانہ بے شمار جھوٹ بولے، خود ہی باتیں تراش کیں اور نہایت ڈھٹائی کے ساتھ اُنھیں خدا کی وحی قرار دیا۔ **معاذ اللہ**۔

مرزا قادیانی کی گستاخیاں :

مرزا قادیانی کا جرم اور اُس کی گستاخی صرف یہی نہیں کہ اُس نے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کر کے اپنی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا؛ بلکہ اُس کے جرائم ومُغلَّظات حد سے سوا ہیں؛ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اللہ عز وجل، اُس کے مقدس رسولوں اور اُس کے محبوب و مقبول بندوں کی شانِ اقدس میں اُس بدبخت نے جو گستاخیاں اور بدتمیزیاں کی ہیں وہ ریت کے ذروں سے کم نہیں، تو بے جانہ ہوگا۔ اُس کی بدزبانیاں اور گستاخیاں پڑھنے اور سننے کے بعد ہر بندۂ مومن نہ صرف یہ کہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھے گا؛ بلکہ اُسے ملعون و مردود اور ذلت کے ساتھ دوزخ میں گرفتارِ عذاب قرار دے گا؛ کیوں کہ اللہ

تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مقدس میں ارشاد فرمایا:

✪ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۔ [سورۂ احزاب، آیت نمبر:۵۷]

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آسان ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا [تکلیف] دیتے ہیں، اُن پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت [پھٹکار] فرما دی ہے اور اللہ نے اُن کے لیے رُسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اب ذیل میں اُس گستاخ و دریدہ دہن کی چند گستاخیاں پیش کی جا رہی ہیں؛ تا کہ قارئینِ کرام کو اندازہ ہو سکے کہ مرزا قادیانی کس قدر بدتمیز، زبان دراز اور حیوان صفت انسان تھا۔

اللہ عزوجل کی شانِ اقدس میں گستاخی:

مرزا قادیانی کے مرید ''قاضی یار قادیانی'' اپنی کتاب ''اسلامی قربانی'' میں لکھتے ہیں:

حضرتِ مسیحِ موعود علیہ السلام [مرزا قادیانی] نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اِس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا تھا۔ [اسلامی قربانی، ص:۲۱] (معاذ اللہ، صد ہزار بار معاذ اللہ)

نقلِ کفر کفر نہ باشد، اللہ سبحانہ وتعالیٰ غارت کرے ایسے خبیثوں کو جنھوں نے ایسی باتیں گڑھ کر شائع کیں۔ قارئینِ کرام اندازہ لگائیں! کہ مرزا قادیانی کی سوچ کس قدر غلیظ اور اُس کی فکر کس حد تک ناپاک تھی۔ اُس مردود نے خدائے تبارک وتعالیٰ کی عظمت وشان کا بھی پاس نہ رکھا؛ بلکہ **"خود کو اُس کی بیوی تصور کیا"** اور خدائے واحد وقہار کے لیے صرف صفتِ رجولیت ہی کو نہیں؛ بلکہ اُس سے **"قوتِ مردانگی کے اظہار"** کو بھی ثابت مانا۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شان یہ ہے کہ

✪ **وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا** [سورۂ جن، آیت نمبر: ۳] ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، نہ اس نے عورت اختیار کی اور نہ بچہ۔

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر چیز سے غنی ہے، نہ تو اُسے بیٹے کی حاجت ہے نہ بیوی کی ضرورت۔

اللہ رب العزت کے بارے میں اسلامی عقائد یہ ہیں:

[1] وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

[2] اُس کا نہ کوئی قبیلہ ہے نہ خاندان۔

[3] وہ نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اُس نے کسی کو جَنا اور نہ آئندہ جنے گا۔

[4] وہ ماں، باپ، بیوی اور بچوں سے پاک ہے۔

[5] وہ نہ مؤنث ہے نہ مذکر، نہ جسم ہے نہ روح۔

[6] وہ بے نیاز ہے، اُس کے مثل کائنات میں کوئی نہیں۔ وغیرہ

مرزا قادیانی ملعون نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ''صفتِ رجولیت'' اور ''قوتِ مردانگی'' ثابت مان کر اسلام کے بنیادی عقائد پر شب خون مارا ہے۔ نبی ہونا تو درکنار! کیا ایسا شخص مسلمان بھی ہوسکتا ہے؟

اِسی بدبخت مرزا کی مزید گستاخیاں ملاحظہ فرمائیں!

یہ نالائق خداے تبارک وتعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے کہتا ہے:

[1] أُعْطِيْتُ صِفَةَ الْإِفْنَآءِ وَالْإِحْيَآءِ۔ [خطبۂ الہامیہ، ص:۵۵]

ترجمہ: مجھے فَنا کرنے اور زندہ کرنے کی قوت عطا کی گئی ہے۔

[2] اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَّ لِشَیْءٍ اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنَ۔ [روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۰۱]

ترجمہ: [اے مرزا] تیری شان یہ ہے کہ تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو اُس سے صرف اتنا کہہ دے: ہوجا! وہ ہوجائے گی۔

[3] اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ۔ [روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۹۱]

ترجمہ: [اے مرزا] تو میرے نزدیک میری اولاد کی طرح ہے۔

[4] اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ بُرُوْزِیْ۔ [روحانی خزائن، ج:۲۰، ص:۴۰۰]

ترجمہ: [اے مرزا] تو میرے نزدیک میرے ظہور کے درجے میں ہے، یعنی تیرا ظہور درحقیقت میرا ظہور ہے۔

[5] خَاطَبَنِیَ اللّٰهُ بِقَوْلِهٖ: اِسْمَعْ يَا وَلَدِیْ۔ [البشریٰ، ص:۴۹]

ترجمہ: اللہ نے مجھ سے اپنے اِس قول کے ذریعے خطاب کیا ''اے میرے بیٹے سُن''۔ تَعَالَى اللّٰهُ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔

یہ مرزا قادیانی کی وہ دشنام طرازیاں ہیں جو چیخ چیخ کر اُسے

''کافرو مرتد، باغی خدا اور رسول اور مُکَذِّبِ قرآن وحدیث''

قرار دے رہی ہیں۔

یہ تو صرف ایک جھلک ہے ورنہ ایسی درجنوں عبارتیں ہیں جن میں اُس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شانِ اقدس میں بکواسیں کی ہیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات وصفات میں شرکت کے دعوے کیے ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمان سمجھنا اور اُس کے ماننے والوں کو مومن جاننا نہ صرف یہ کہ ظلم ؛ بلکہ ''**کھلا ہوا کفر وارتداد**'' ہے۔ ایسے لوگ بھی اگر مومن ہوں گے تو بتایا جائے کہ کافر ومشرک کنھیں کہا جائے گا۔

رسولِ اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی:

قادیان کے کذاب ودجال نے اپنی متعدد تصانیف میں، درجنوں مقامات پر، وجہِ تخلیقِ کائنات حضور سید المرسلین ، خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ﷺ کی شانِ اقدس میں بکواسیں کی ہیں اور ناقابلِ بیان ومعافی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ عوام الناس کو قادیانیوں کی خباثت سے آگاہ کرنے کے لیے، بادلِ ناخواستہ اِن کی چند گستاخیاں پیش کی جارہی ہیں ؛ تاکہ اِن کے دامِ فریب میں آکر کوئی بھی مومن اپنا ایمان برباد نہ کرے۔

پہلی گستاخی: اُس مردود نے حضور ﷺ کی دعوت وتبلیغ کو ناقص قرار دیا۔

کہتا ہے:

نبی ﷺ سے دین کی مکمل اِشاعت نہ ہوسکی۔ [دین کی اشاعت تو] میں نے پوری کی ہے۔ [حاشیۂ تحفۂ گولڑویہ، ص:۱۶۵]

یہ عبارت حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔ مذہبِ اسلام میں اب تک بہت سے فرقے پیدا ہوئے؛ مگر آج تک کسی بھی فرقے کے بانی نے حضور ﷺ کی دعوت وتبلیغ کو ناقص ونامکمل کہنے کی جسارت نہیں کی؛ لیکن یہ نالائق کہتا ہے کہ **"نبی ﷺ سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی، دین کی مکمل اشاعت تو میں نے کی ہے"**

یعنی حضور ﷺ کی دعوت وتبلیغ میں جو کمی رہ گئی تھی، اُسے میں نے پورا کیا ہے۔ **معاذاللہ**۔ حضور ﷺ کی تبلیغ کو ناقص کہنا درحقیقت اسلام کو **"دینِ ناقص"** کہنا ہے۔ حالاں کہ دینِ اسلام کا کامل ہونا **"نصِّ قطعی"** سے ثابت ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

- اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۔ [سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۱۹]

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

آسان ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک [قابلِ قبول] دین اسلام ہی ہے۔

اِسی سورت کے دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

- وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ وَ ھُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ۔ [سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۸۵]

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا، وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاکاروں میں سے ہے۔

آسان ترجمہ: اور جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو طلب کرے گا تو وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

اِن دونوں آیاتِ کریمہ سے واضح ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد ،رب تبارک وتعالیٰ کے نزدیک دینِ اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین مقبول نہیں، یہ اعلان اِسی لیے ہوا کہ حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، سرکارِ اقدس ﷺ ذات وصفات ہر لحاظ سے کامل ہیں، نبی اکرم ﷺ کی دعوت وتبلیغ ہر عیب سے پاک ہے اور حضور ﷺ نے کامل طور پر دین کی اشاعت فرمائی ہے۔

اُس بدبخت نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر حضور ﷺ کی دعوت وتبلیغ مکمل نہ ہوتی تو اللہ عزوجل یہ نہ فرماتا:

✪ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔[سورۂ مائدہ، آیت نمبر: ۳]

ترجمۂ کنزالایمان : آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اِس آیتِ کریمہ کو ''آیتِ تکمیلِ دین'' کہتے ہیں۔ کیوں کہ اللہ عزوجل نے اِس میں دینِ اسلام کے مکمل ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ اعلان اِسی لیے ہوا کہ حضور ﷺ نے دینِ اسلام کی اشاعت مکمل طور پر کی۔ اب یہ کہنا کہ

''نبی ﷺ سے دین کی مکمل اشاعت نہ ہوسکی''

دینِ اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے اور اُس کی جڑوں کو اکھاڑ پھینکنے کے مترادف ہے۔

دوسری گستاخی:

✪ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ ۔

[سورۃ فتح، آیت نمبر:۲۹]

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اُن کے ساتھی کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں۔

ہر مسلمان کا قطعی عقیدہ یہی ہے کہ اِس آیتِ کریمہ میں "**محمد**" سے مراد، ہمارے آقا حضور رحمتِ عالَم جانِ عالم ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے؛ مگر مرزا قادیانی بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے:

اِس وحیِ الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔[روحانی خزائن، ج:۱۸،ص:۲۰۷]

تیسری گستاخی:

خداے تبارک وتعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے "**میرا نام براہینِ احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا**"، اور آنحضرت ﷺ کا بروز قرار دیا۔[روحانی خزائن، ج:۲۲،ص:۲۰۵]

چوتھی گستاخی:

میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں۔[روحانی خزائن، ج:۲۲،ص:۱۲۵]

پانچویں گستاخی:

جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے، اُس نے مجھے نہیں پہچانا۔[روحانی خزائن، ج:۶،ص:۹۵۲]

یہ مرزا قادیانی کی گستاخیوں کی ہلکی سی جھلک ہے، **"یہ مردود اپنی اِن خرافات اور بکواسات میں خود کو محمد رسول اللہ ﷺ قرار دے رہا ہے اور خود کو آپ ﷺ کے اوصاف وکمالات سے متصف کہہ رہا ہے"**۔ مردود کو اِس طرح کی بدتمیزیاں کرتے شرم نہیں آئی ؟ کہاں ہمارے آقا محمد رسول اللہ ﷺ اور کہاں قادیان کا مکار و دجال و فریبی۔

- حضور ﷺ وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں۔

جب کہ قادیانی حضور ﷺ کے کسی ادنیٰ غلام کے قدموں کی دھول بھی نہیں۔

- حضور ﷺ اپنی ہر خوبی میں بے نظیر و یکتا ہیں۔

جب کہ مرزا جیسے لاکھوں خنزیر غلاظت کے ڈھیروں پر نظر آتے رہتے ہیں۔

- حضور ﷺ کے لعابِ دہن سے نہ جانے کتنوں کو شفا ملی۔

جب کہ قادیانی کا جوٹھا صحت مند انسان کھالے تو مَر جائے۔

- حضور ﷺ کے حسن وجمال کی قسم اللہ نے یاد فرمائی۔

جب کہ قادیانی کو کسی حبشی کی طرح کہنا بھی اُس حبشی کی توہین ہے۔

غرض یہ کہ قادیانی کی **"اِن عبارتوں کا ایک ایک کلمہ گستاخی اور کفر"** پر مشتمل ہے۔

کمزور سے کمزور ایمان والا بھی اِن باتوں کو پڑھنے اور سننے کے بعد مرزا قادیانی اور اُس کی جماعت کو کبھی بھی مومن تسلیم نہیں کرے گا۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی :

ہم اگر چہ اللہ عزوجل کے آخری نبی حضور رحمتِ عالم، جانِ عالم ﷺ کے امتی اور

سرکارِ مدینہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو ماننے والے ہیں؛ مگر ہم پر اُس کے تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لانا اور تہِ دل سے اُن سب کا ادب و احترام کرنا فرضِ عین ہے ۔ یہ ضروریاتِ دین کا حصہ ہے۔جس طرح کسی نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے اِسی طرح اُس کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنا بھی کفر ہے۔ بندۂ مومن نہ ہی اپنے آقا ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی برداشت کرسکتا ہے اور نہ ہی کسی اور نبی کی شانِ رفیع میں کلمۂ بد گوارا کرسکتا ہے۔

مرزا غلام قادیانی نے اولوالعزم پیغمبر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں بھی غلیظ ترین گستاخیاں کی ہیں ۔ پہلے آپ مختصر انداز میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف ملاحظہ فرمالیں؛ تا کہ آپ کو اندازہ ہو کہ اُس مردود قادیانی نے کیسے عظیم پیغمبر کی شان میں گستاخیاں کرکے اپنے ناپاک دل پر کفر کی کتنی مہریں لگوائی ہیں ۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بن سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا ہمارے آقا مدنی تاج دار، سیدِ اَبرار و اَخیار حضور رحمتِ عالم ﷺ سے قبل نبی و رسول بنا کر اِس دنیا میں مبعوث کیے گئے تھے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحبِ شریعت بھی تھے اور صاحبِ کتاب بھی۔حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے ''آیت، کلمہ اور روح'' جیسے معزَّز اَلقاب سے سرفراز فرمایا ۔'' **آپ کی پیدائش قانونِ فطرت کے خلاف بغیر باپ کے ہوئی ۔حکمِ اِلٰہی پا کر حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام حضرت مریم سلام اللہ علیہا کے پاس تشریف لائے اور اُن کے گریبان میں پھونک ماری ، جس سے حضرت سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا حاملہ ہوگئیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اِس دنیاے آب و گل کو رونق بخشی**''۔جب حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی والدۂ محترمہ پر تہمت لگائی گئی تو آپ نے اپنی ماں کی گود سے یہ اعلان فرمایا:

✪ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ؕ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۔ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا [سورۃ ،مریم ، آیت نمبر:۳۰-۳۱]

ترجمۂ کنز الایمان: میں ہوں اللہ کا بندہ، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا[نبی] کیااوراس نے مجھے مبارک کیا، میں کہیں ہوں اور مجھے نماز وزکاۃ کی تاکید فرمائی، جب تک جیوں۔

آسان ترجمہ : بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں ،اُس نے مجھ کو کتاب دی اور اُس نے مجھے نبی بنایا۔اوراُس نے مجھے برکت والابنایا،خواہ میں کہیں بھی رہوں اور میں جب تک زندہ رہوں اُس نے مجھے نمازاورزکاۃ کی وصیت کی ۔

آپ پر اِنجیل شریف نازل کی گئی اور آپ کو عظیم الشان معجزات وکمالات دیے گئے۔قرآنِ مقدس اوراحادیث کریمہ میں جابجا آپ کی عظمتوں کا تذکرہ اورآپ کے معجزات کابیان ہے۔ایک مدت تک آپ دین کی تبلیغ میں سرگرداں رہے، نہ شادی کی، نہ مکان بنایا ؛ بلکہ صبح وشام بنی اسرائیل کودینِ حق کی دعوت دیتے رہے۔

جب سرکش یہودیوں نے آپ کوقتل کرنے کی سازش کی تو اللہ عزوجل نے اپنی بے پناہ حکمتوں کے سبب،آپ کوآسمان پر زندہ اٹھالیا۔حضرتِ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے شبِ معراج حضور خاتم النبیین ﷺ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا۔آپ علیہ السلام آج بھی آسمان پرتشریف فرماہیں اورقربِ قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے، دجال کوقتل کریں گے، دنیا کوعدل وانصاف سے بھر دیں گے اور پھر ہرطرف اسلامی پرچم لہرائے گا۔ چالیس سال کے بعدآپ کی وفات ہوگی اورروضۂ رسول ﷺ میں مدفون ہوں گے۔

اب آپ دیکھیے کہ دجّال و کذّاب مرزا غلام قادیانی، شیطانِ لعین کی غلامی کا حق ادا کرتے ہوئے، اپنے یہودی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے، اِتنے برگزیدہ پیغمبر کی شان میں کس قدر مغلظات بک رہا ہے اور کس بے باکی کے ساتھ ہرزہ سَرائی کر رہا ہے۔ نقلِ کفر کفر نہ باشد کے ضابطے کے تحت، عوام کو آگاہ کرنے کے لیے، اپنے دل پر پتھر رکھ کر، اُس کے کفریات نقل کر رہا ہوں۔

مردود کہتا ہے:

''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا؛ تا کہ وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند [شادی] نہ کرے؛ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نامی ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اُس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کو بیٹا پیدا ہوا، وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا''۔ [روحانی خزائن، ج: ۲۰، ص: ۶۵۳]

قارئین کرام دیکھیں کہ مرزا قادیانی نے یہودیوں کی غلامی اور شیطانِ لعین کی اتباع میں، کس جسارت کے ساتھ **''سورۂ مریم کی آیات''** کا انکار کر کے، حضرت سیدتنا مریم سلام اللہ علیہا پر زنا کی تہمت لگائی ہے۔ جب کہ اُن کا ''عفیفہ، طیبہ، طاہرہ اور صدیقہ'' ہونا نصِّ قطعی سے ثابت ہے۔ ہے کوئی قادیانی جو مرزا کی اِس گستاخی سے بیزار ہو کر قادیانیت سے توبہ کر کے ازسرِ نو ایمان لائے؟

یہی کذاب کہتا ہے:

''اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ اُن کو کوئی معجزہ دکھایا نہیں جائے گا۔ دیکھو! یسوع کو کیسی سوجھی اور

کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اُس سے معجزہ مانگے" ۔[روحانی خزائن، ج:۱۱،ص:۲۸۹]

یہی دجال آگے بکتا ہے:

"متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مِرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے؛ بلکہ جنّ کا آسیب خیال کرتے تھے، ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا ، اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے؛ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں؛ کیوں کہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے "۔[روحانی خزائن، ج:۱۱،ص:۲۸۹]

یہی لعین مزید لکھتا ہے:

"یہ بھی یاد رہے کہ " **آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی"** ۔جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے، ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا؛ بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے تولُّد سے پہلے پوری ہوگئیں اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب "**طالمود**" سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا گویا کہ میری تعلیم ہے ؛لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی ہے عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔ آپ نے یہ حرکت شاید اِس لیے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں ،عقل اور کانشنس دونوں اُس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔

آپ کا ایک یہودی استاد تھا، جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زِیرَ کی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا یا اُس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اُس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قُویٰ میں بہت کچے تھے۔ اِسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے''۔[روحانی خزائن، ج:۱۱،ص:۲۹۰]**معاذ اللہ**۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کرتے ہوئے خبیث لکھتا ہے :

''عیسائیوں نے بہت سے معجزات آپ کے لکھے ہیں؛ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ [صادر] نہیں ہوا اور اُس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں''[روحانی خزائن، ج:۱۱،ص:۲۹۱۰-۲۹۱]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاکیزہ خاندان کے بارے میں یہ دوزخی یوں بکواس کرتا ہے:

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے،**''تین دادیاں، نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا''**؛ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور محبت بھی شاید اِسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے؛ ورنہ کوئی پرہیزگار ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زنا کی کمائی کا پلید عطر اُس کے سر پر مَلے اور اپنے بالوں کو اُس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا

ہے‘‘۔[روحانی خزائن، ج:۱۱،ص:۲۹۱]

لاحول والا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

مذکورہ بالا اقتباسات میں قادیانی لعین نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس میں یہ گستاخیاں کیں:

[1] حضرت عیسیٰ علیہ السلام معجزہ طلب کرنے والوں کو فحش گالیاں دیتے تھے۔

[2] آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔یعنی آپ بے عقل تھے۔

[3] آپ کو مرگی کے دورے آتے تھے اور آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے۔

[4] آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی۔

[5] آپ کو معمولی معمولی باتوں پر غصہ آجاتا تھا۔

[6] آپ غصے میں بے قابو ہوجاتے تھے۔

[7] آپ کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔

[8] آپ کی تعلیمات ایسی گھٹیا ہیں کہ عقل اُن پر طمانچے مار رہی ہے۔

[9] آپ نے یہودی استاد سے تعلیم حاصل کی، جس نے آپ کو سادہ لوح رکھا۔

[10] قدرت نے آپ کو عقل و دانش سے کورا رکھا تھا۔

[11] آپ علم و عمل دونوں میں نہایت کمزور تھے۔

[12] آپ نے شیطان کے نقش قدم کی پیروی کی۔

[13] آپ سے کوئی بھی معجزہ صادر نہیں ہوا۔

[14] شریف لوگ آپ سے کنارہ کش رہتے تھے۔

[15] آپ کی دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں۔

16] آپ کنجر تھے اور کنجریوں سے محبت رکھتے تھے۔

[17] آپ کا چال چلن انتہائی گھٹیا تھا۔ **معاذاللہ الف الف مرۃ۔**

یہ قادیانی گالیوں کی ہلکی سی جھلک ہے، ورنہ اُس کی کتابیں بدتمیزیوں، گستاخیوں اور گالیوں سے بھری پڑی ہیں۔ یہ مغلظات اُس نے کسی عام شخص کے بارے میں نہیں؛ بلکہ اُس عظیم پیغمبر کے بارے میں بکے جن کے بارے میں اللہ عزوجل کا قرآنِ مجید بار بار گواہی دے رہا ہے کہ

- وہ دنیا اور آخرت میں عزت و وجاہت والے ہیں۔[سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۴۵]
- وہ مقربین یعنی اللہ رب العزت کے خاص بندوں میں سے ہیں۔[سورۂ آل عمران، آیت نمبر:۴۵]
- وہ گہوارۂ مادر میں گفتگو فرمانے والے ہیں۔[سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۴۶]
- وہ انتہائی صالحین یعنی نیکوں میں سے ہیں۔[سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۴۶]
- آپ کی والدۂ محترمہ طیبہ، طاہرہ اور صالحہ ہیں۔[سورۂ مریم، آیت نمبر:۲۰]
- آپ کو اللہ نے علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ شریعت اور علمِ کتابت سے سرفراز فرمایا۔[سورۂ آلِ عمران، آیت نمبر:۴۸]
- اللہ رب العزت نے آپ کو عظیم الشان معجزات سے نوازا۔[آلِ عمران، آیت نمبر :۴۹]

- آپ کی والدہ محترمہ، صدیقہ ہیں۔[سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۷۵]
- آپ انتہائی پاکیزہ اور نہایت صاف ستھرے ہیں ۔[سورۂ مریم ، آیت نمبر:۱۹]
- آپ جہاں بھی گئے برکت آپ کے ساتھ رہی ۔[سورۂ مریم ، آیت نمبر:۳۱]
- آپ سے بکثرت معجزات صادر ہوئے[سورِ متعددہ]

قرآن مقدس نے تو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شانیں بیان کیں اور اُن کی عظمت ، رفعت اور وجاہت کے قصیدے پڑھے اور ''**اِس خبیث دجال نے قرآنِ مقدس پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اُن کے بارے میں ایسی بکواسیں کیں اور ایسے گھٹیا الفاظ استعمال کیے جنھیں پڑھنے اور سننے کے بعد مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں**'' ۔حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود اُن تمام گستاخیوں، گالیوں اور بدتمیزیوں کا بجا طور پر حق دار ہے جنھیں اُس نے روح اللہ وکلمۃ اللہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی جانب منسوب کیا ہے۔

قادیانیو! اگر واقعی تم قرآنِ مقدس پر ایمان رکھتے ہو تو اپنے آقا مرزا قادیانی کی اُن تمام کتابوں کو برسرِ عام نذرِ آتش کر دو جن میں اُس نے حضور خاتم النبیین ﷺ اور دیگر انبیاے کرام صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں مغلظات بک کر ضروریاتِ دین پر شب خون مارا ہے اور سچے دل سے توبہ کر کے حضور ﷺ کے حقیقی غلام اور تمام نبیوں کے سچے عاشق بن جاؤ؛ ورنہ تمھارا بھی وہی حشر ہوگا جو تمھارے جھوٹے نبی کا ہوا ہے۔

اولوالعزم پیغمبروں کی شان میں گستاخیاں:

اِس قادیانی زندیق نے صرف ہمارے نبی حضور خاتم النبیین ﷺ اور حضرت

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی کی شان میں گستاخی نہ کی؛ بلکہ اُس نے اپنی ناپاک فطرت کے سبب ،شرافت کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے **"حضرت سیدنا نوح، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ، حضرت سیدنا یوسف، حضرت سیدنا ابراہیم"** اور متعدد انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شانِ اقدس میں بھی انتہائی نازیبا باتیں بکیں اور سخت ترین گستاخیاں کی ہیں۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ۔** اُس کی گستاخیوں کی ایک معمولی جھلک ملاحظہ فرمائیں:

حضرت نوح علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے بارے میں کہتا ہے:

خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ [روحانی خزائن، جلد: ۲۲، ص: ۵۷۵]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے بارے میں یوں بکواس کی:

موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔ [روحانی خزائن، جلد: ۹، ص: ۳۵۳]

حضرتِ سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز مرزا غلام احمد قادیانی 'اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے؛ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا؛ مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔ [روحانی خزائن، جلد: ۱۲، ص: ۹۹]

حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شان میں گستاخی:

آیتِ قرآنیہ میں مذکور **"خلیل اللہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام"** کے نامِ

اقدس سے اپنی ناپاک ذات مرادلی۔ کہتا ہے :

اور جو یہ فرمایا کہ "واتخذوا من مّقام ابراھیم مصلی" یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ یہ ابراہیم (مرزا غلام احمد قادیانی) جو بھیجا گیا، تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اس کی طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر بناؤ۔ [روحانی خزائن، جلد: ۱۷، ص: ۱۲۴]

مجنون کی بڑ:

جب اتنی گستاخیوں سے جی نہیں بھرا تو یہ لکھ مارا:

خدا نے مجھے تمام انبیاعلیہم السّلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحٰق ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں یعقوب ہوں، میں یوسف ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں، اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔ [روحانی خزائن، جلد: ۲۲، ص: ٦٧]

آگے کہتا ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم کسے

اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں لیکن علم و عرفان میں، مَیں کسی سے کم نہیں ہوں۔ [روحانی خزائن، جلد: ۱۸، ص: ۴۷۷]

ہر مومن پر تمام نبیوں اور رسولوں کا ادب و احترام کرنا فرضِ عین ہے۔ "حضور ﷺ یا دیگر انبیاے کرام صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شانِ اقدس میں کسی قسم کی گستاخی کرنا

،صراحتاً یا کنایتاً ایسے الفاظ کہنا جن سے اِن نفوسِ قدسیہ کی تحقیر ہوتی ہو موجبِ کفر ہے''۔ایسا انسان چاہے کتنا ہی بڑا زاہد و پارسا بنتا ہو، ہرگز ہرگز مومن نہیں۔ مذکورہ بالا عبارتوں کے ہر ہر لفظ سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں **''انبیاے کرام ورسولانِ عظام''** صلوات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین وتحقیر ٹپک رہی ہے۔ اِن کا کفر ہونا **آفتابِ نصف النہار** اور دو دو چار سے بھی زیادہ واضح ہے۔ اِن مغلظات میں کسی تاویل کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔مرزا کا کفر صرف یہی نہیں کہ اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا؛ بلکہ اُس کے کفر شمار سے بھی زیادہ ہیں۔

کون مومن ہوگا جو اِن اقوالِ انجس از اَبوال [پیشاب سے زیادہ ناپاک اقوال] اور انتہائی واضح کفریات کو پڑھنے کے بعد بھی **''مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان تصور کرے گا''**۔ اِن گستاخیوں کو پڑھنے کے بعد بھی اگر کوئی شخص قادیانیوں کو مسلمان جانتا ہے یا اُن کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے تو وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔

مرزا قادیانی کی عبرتناک موت:

مذکورہ بالا سطور میں آپ نے پڑھا کہ جھوٹے مدعیِ نبوت **''کذّاب ودجال مرزا غلام قادیانی کو انتہائی خطرناک قسم کی درجنوں گھناؤنی بیماریاں لاحق تھیں''** اور یہ بیماریاں زندگی بھر اس کے ناپاک جسم کے ساتھ چمٹی رہیں۔ بالآخر یہی بیماریاں اُس کا عبرت آموز انجام ثابت ہوئیں۔اُس پر موت کی سختیاں اور ہولناکیاں ہر قادیانی کے لیے تازیانۂ عبرت ہیں۔اُس کی خوف ناک ہلاکت کے احوال و کوائف بھی چیخ چیخ کر اعلان کر رہے ہیں کہ **''مرزا غلام قادیانی کذاب، دجال اور مفتری''** تھا۔

مرزا قادیانی نے اپنے دعویٔ نبوت کے اِثبات کے لیے کہا تھا :

’’اور جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ وہ نہ خداے تعالیٰ کی طرف سے ہو نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہو، وہ بہت بُری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابلِ عبرت ہوتا ہے‘‘[روزنامہ الفضل قادیان جلد :۲۸،نمبر:۵۰، ص:۱،۲؍مارچ ۱۹۴۰]

یعنی جو شخص نبوت کا اور کلامِ اِلٰہی سے مشرف ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اُس کا انجام نہایت برا اور قابلِ عبرت ہوتا ہے۔ مدعیٔ نبوت کے دعویٰ کو جانچنے کا یہ معیار خود مرزا قادیانی نے دیا ہے۔ اب ہم اِس معیار پر مرزا قادیانی کو پرکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اُس کی موت نشانِ عبرت تھی یا نہیں۔

جب ہم نے اِس سلسلے میں تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ مرزا کا انجام بہت ہی برا ہوا اور اُس کی موت ہر قادیانی کے لیے درسِ عبرت بنی ؛مگر افسوس! کہ اُن گدھوں نے عبرت حاصل نہ کی ۔ چناں چہ خود اُسی کے چیلوں نے لکھا ہے کہ ۲۵؍مئی ۱۹۰۸ء کو شام کے کھانے کے بعد مرزا کی حالت اچانک بگڑنے لگی، اسے اسہال [دست] کا نہ تھمنے والا سلسلہ شروع ہوگیا۔رفعِ حاجت کے لیے کئی بار بیت الخلا کی بدبو سونگھنی پڑی ،جس کے سبب اتنی کمزوری لاحق ہوئی کہ بالکل نڈھال ہوگیا۔ پتلے پاخانوں کے سبب اس کے جسم کا پانی اور نمک ختم ہوگیا، بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے ٹھنڈے پسینے آنے لگے،آنکھیں اندر کو دھنس گئیں اور نبض اتنی کمزور ہوگئی کہ اُسے محسوس کرنا بھی مشکل ہو گیا۔العیاذ باللّٰہ تعالیٰ ۔

چناں چہ مرزا بشیر احمد قادیانی بن مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں :

حضرتِ مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرتِ مسیح موعود کو

پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا؛ مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفعِ حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا، تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے، اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا : تم اب سو جاؤ۔ میں نے کہا : نہیں میں دباتی ہوں۔ اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا۔ مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا۔ اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔ پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی؛ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔

جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے۔ اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دِگرگوں ہو گئی۔ [سیرت المہدی حصۂ اوّل صفحہ:۱۱]

مرزا کی زوجۂ غیر مرحومہ نے قادیانی کی موت کے وقت کی جو کیفیت بیان کی ہے، اِس طرح کی کیفیت اُسے لاحق ہوتی ہے جو **"ہیضہ نامی انتہائی خطرناک بیماری میں مبتلا ہوتا ہے"**۔ اِس روایت سے پتا چلا کہ مرزا قادیانی کی موت "ہیضہ" سے ہوئی تھی۔

مرزا کے حکیمِ خاص "حکیم نورالدین" لکھتے ہیں:

ہیضہ کی صورت میں جب آنتیں متاثر ہوتی ہیں تو قے کے ساتھ اسہال [دست

بھی] ہوتے ہیں۔ قے کا آنا بذاتِ خود کوئی بیماری نہیں؛ بلکہ یہ متعدد بیماریوں کی علامت ہے۔ آنتوں کے فالج اور رکاوٹ میں غذا ہی قے کا باعث بنتی ہے۔ کھانے کے فوراً بعد شراب یا افیون کے استعمال سے بھی قے ہوتی ہے۔ اگر اسہال کے ساتھ قے بھی شامل ہو تو **"مرض اسہال کے بجائے ہیضہ"** بن جاتا ہے۔ [بیاضِ نورالدین، ص: ۲۰۹]

مسلسل قے اور اسہال کی وجہ سے **"مرزا قادیانی کا جسم، بستر اور کمرہ؛ بلکہ اُس سے متعلق ہر شے میں سخت بدبو اور شدید تعفن پیدا ہو گیا تھا، اُس وقت وہاں سانس لینا بھی دوبھر تھا"**۔ جیسے تیسے حکیم نورالدین کو بلایا گیا۔ حکیم آیا تو مرزا نے اُس سے کہا: مجھے اسہال کا سخت دورہ پڑا ہے، کوئی دوا تجویز کرو۔ حکیم نے چند مقوی دوائیں دیں؛ مگر قہرِ خدا اور عذابِ الٰہی کو کون ٹال سکتا تھا؟ اُنھیں کھاتے ہی قے ہونے لگی اور نبضِ حیات ڈوبنے لگی۔

کچھ دیر بعد ایک انگریز ڈاکٹر آیا؛ مگر یہ عبرت ناک حالت دیکھ کر وہ الٹے قدم واپس ہوا۔ **"ایسی بھیانک حالت میں، تڑپتے ہوئے، الٹیاں اور قے کرتے ہوئے مرزا قادیانی ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء صبح ساڑھے دس بجے جہنم رسید ہوا"**۔ [حیاتِ ناصر صفحہ 14، از شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی]

مرزا قادیانی نے خود ہی کہا تھا کہ جو شخص خدا عز وجل پر افترا کرتا ہے بہت ہی بری موت مرتا ہے۔ ہیضہ جیسی خوف ناک بیماری سے ہونے والی اُس کی عبرت ناک موت نے یہ اعلان کر دیا کہ **"مرزا قادیانی، جھوٹا، دجال، سرکش اور مفتری"** ہے۔

دعوتِ فکر:

یہ حقیر، اِس تحریر کو پڑھنے والے دنیا بھر کے تمام مرزائیوں کو دعوتِ فکر دے رہا

ہے: شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

خدا را اپنی جانوں پر ترس کھاؤ اور خود کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچاؤ! ابھی توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا، سچی توبہ کر کے اپنے کمزور اور نرم و نازک بدن کو دوزخ کے ناقابلِ برداشت عذابِ الیم سے بچالو! مرزا قادیانی جیسے بدصورت، سیاہ سیرت ، بدزبان ، بدنہاد اور گستاخِ خدا و رسول کی کفریہ دَل دَل سے نکلنے کی کامیاب کوشش کرو! حضور رحمتِ عالَم ، جانِ عالَم ، فخرِ بنی آدم حضرتِ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر صدقِ دل سے ایمان لے آؤ! اُن کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جاؤ؛ کیوں کہ آقائے دو جہاں تاج دارِ کائنات ﷺ ہی ایمان کا مرکز و محور ہیں، اُن کا درِ اقدس چھوڑ کر حقیقی کامیابی نہیں مل سکتی۔

جو تیرے در سے یار بھرتے ہیں در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

حقائق کی دنیا میں آ کر سچ کا سامنا کرو! یہ ایمان کا معاملہ ہے، کوئی تماشا نہیں۔ یہ اُخروی سعادت کی بات ہے ، کوئی مزاق نہیں۔ اِس کی اہمیت کو سمجھو! دنیا کے تمام معاملات میں خوب غور و فکر کرتے ہو، بار بار نظرِ ثانی کرتے ہو، ہر ایک قدم پھونک پھونک کر رکھتے ہو، کہ کہیں لُٹ نہ جاؤں، کہیں پِٹ نہ جاؤں، نقصان نہ ہو جائے ، تکلیف نہ پہنچ ہو جائے ، کہیں ناکام نہ ہو جاؤں، کہیں ذلت و رسوائی مقدر نہ بن جائے۔

دنیاوی کامیابی کے لیے تو ہر طرح کے جتن کرتے ہو، یہاں منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے تو ہر ممکن کوشش کرتے ہو، اگر رکاوٹیں بھی سامنے آجاتی ہیں تو تن من دھن کی بازی لگا کر اُنھیں ہٹانے کی کوشش کرتے ہو اور تمھیں اس وقت تک چین وسکون نہیں ملتا؛ جب تک کہ رُکاوٹیں ختم نہ ہو جائیں۔

جناب! یہ تو اخروی فلاح وظفر کا معاملہ ہے، آخرت کی کامیابی کے لیے کوشش کیوں نہیں کرتے، عقل سے کام کیوں نہیں لیتے، قرآنِ مقدس کی کیوں نہیں سنتے، کیوں رسول اللہ ﷺ کی نہیں مانتے؟ دنیا میں اگر کوئی انسان ایک بار ناکام ہو جاتا ہے تو بعد میں کامیاب ہونے کے کئی مواقع اُسے میسر آسکتے ہیں۔ اگر ایک بار راستہ بھٹک جائے اور منزلِ مقصود تک نہ پہنچ سکے، تو دوسری بار کوشش کر کے منزلِ مقصود کا سراغ پا لینا اُس کے لیے ممکن ہوتا ہے؛ لیکن آخرت میں ناکام و نامراد ہونے والے کو دوبارہ موقع نہیں ملے گا۔ جنت کے راستے سے بھٹک کر مَر جانے والا پھر چانس نہیں پائے گا۔ حالتِ کفر میں آنے والی موت و ہلاکت کے بعد صرف عذاب ہوگا۔ وہ بھی ختم نہ ہونے والا دردناک عذاب؛ لہذا آنکھیں بند ہونے سے پہلے خوب غور وفکر کرلو! کہیں یہ مرزائیت و قادیانیت تمھاری عاقبت کو تباہ و برباد نہ کر ڈالے۔

ہمیں امید ہے کہ اگر تم نے تعصب و عناد کا چشمہ اتار کر صحیح طور پر غور وفکر کر لیا اور حق کو تلاش کرنے کے لیے کمرِ ہمت کس لی تو ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور راہ یاب

ہو گے، کامیابی تمھارے قدم بوس ہو گی اور ایمانِ حقیقی کے انوار سے تمھاری دنیا بھی روشن ہو گی اور آخرت بھی تابناک ہو جائے گی۔ لیکن اگر اسی حالتِ کفر اور مرزا کی غلامی میں تمھاری آنکھیں بند ہو گئیں تو کوئی بھی مائی کا لعل تمھیں آتشِ دوزخ سے بچا نہ سکے گا۔ نہ تمھاری دولت کام آئے گا نہ تمھارا اقتدار۔ اس وقت اللہ قہار و جبار کے کبھی ختم نہ ہونے والے، ناقابلِ برداشت عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنا محال در محال ہو گا۔

یاد رکھو!

- اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ۔ [سورۂ بروج۔ آیت نمبر: ۱۲]
  ترجمہ: بے شک تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

العیاذ باللہ تعالیٰ منہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب، خاتم النبیین حضرتِ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل تمھارے دلوں میں ایمان کی شمع روشن فرمائے۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ واللہ الموفق لسبیل الرشاد۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولنا محمدٍ خاتم النبیین و علیٰ آلہ و صحبہ أجمعین۔

مصنّف کی دیگر تصنیفات

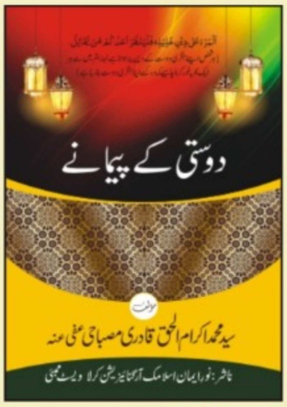

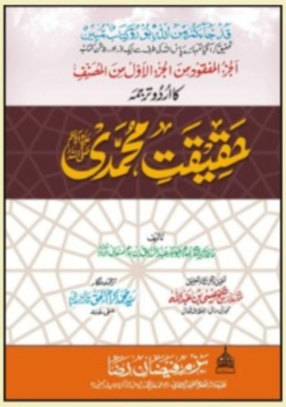

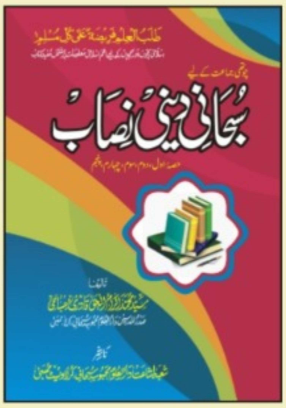

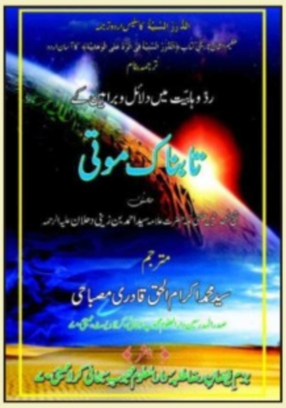

Noor-e-Iman Islamic Organisation
Kurla (west), Mumbai